محمد ارشد

پروفیسر/چیف ایڈیٹر، شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ،

پنجاب یونیورسٹی، علامہ اقبال کیمپس، لاہور

معارف نامے

پروفیسر مولوی محمد شفیع بہ نام ڈاکٹر محمد حمید اللہ

(دوسری قسط)

This article introduces 25 unpublished letters of Prof. Maulavi Muhammad Shafi, the founding chairman of the editorial board of the *Urdu Encyclopedia of Islam,* addressed to Dr. Muhammad Hamidullah (1908-2002). The project of Encyclopedia of Islam in Urdu was launched in 1950 by the University of the Punjab and Prof. Maulavi Muhammad Shafi (1883-1963), the former Principal of the Punjab University Oriental College(1936-1942), was appointed as the chairman of the editorial board. For the compilation of this encyclopaedia, in addition to a national editorial board, a European editorial board was constituted and Dr. Muhammad Hamidullah, settled down in Paris, was appointed as honorary secretary of the that Board. During the years 1951-1963, an intensive correspondence between Prof. Shafi and Dr. Hamidullah took place. In this article, 25 unpublished letters of Prof. Shafi are reproduced. The collection of these letters is quite interesting, as it sheds light on the daunting and tremendous task of the compilation of Encyclopedia of Islam in Urdu. This collection of letters also sheds light on the tremendous contribution of Dr. Muhammad Hamidullah, to the Urdu Encyclopedia of Islam.

مجلّہ معیار کے گزشتہ شمارے (شمارہ ۲۰، بابت جولائی تا دسمبر ۲۰۱۸ء) میں ممتاز سیرت نگار اور اسلامی قانونِ بین الممالک کے جید عالم ڈاکٹر محمد حمید اللہ (۱۹۰۸ـ۲۰۰۲ء) کے نام اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی مجلسِ ادارت کے بانی صدر نشین پروفیسر مولوی محمد شفیع (۶ اگست ۱۸۸۳ـ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء) کے ۲۵ غیر مطبوعہ خطوط شائع کیے گئے۔ موجودہ شمارے میں (ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے نام پروفیسر مولوی محمد شفیع کے) مزید ۲۵ غیر مطبوعہ خطوط پیش کیے جا رہے ہیں۔

قسطِ اول کے ''تعارفیہ'' میں پروفیسر مولوی محمد شفیع کے خطوط کے پس منظر اور مباحث و مندرجات کا مختصر تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ ان خطوط کا مرتب قارئین معیار سے دل کی گہرائیوں سے معذرت خواہ ہے کہ فاضل مدیر کو مقالے کے حتمی

تصحیح شدہ مسودے کی ترسیل کے وقت غلطی سے تعارفیہ اور حواشی وتعلیقات (جو خطوط کے ساتھ الگ الگ مثلوں کی صورت میں منسلک کیے گئے تھے) کے غیر حتمی مسودے ارسال کردیے گئے۔ چنانچہ فاضل قارئین نے محسوس کیا ہوگا کہ تعارفیے میں تکرار کے علاوہ خطوط کی تعداد اور مراسلت کے زمانہ وسنین کی تعیین سے متعلق متضاد معلومات پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح حاشیہ عددا میں بھی تکرار در آئی ہے (۳۵ب)۔ بنابریں خطوط کی دوسری قسط کے ساتھ تصحیح شدہ تعارفیے کی اشاعت ضروری معلوم ہوتی ہے۔

تعارفیہ

۱۹۵۰ء میں اردو میں اسلامی انسائیکلوپیڈیا (دائرۂ معارفِ اسلامیہ) کی تدوین واشاعت کے لیے پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام ایک مستقل شعبہ (شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ: ڈیپارٹمنٹ آف اردو انسائیکلوپیڈیا آف اسلام) قائم کیا گیا۔ پروفیسر مولوی محمد شفیع (۶ اگست ۱۸۸۳۔ ۱۴ مارچ ۱۹۶۳ء)، سابق پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج (۱۹۳۶۔۱۹۴۲ء)، اس شعبے کی مجلسِ ادارت کے صدر نشین مقرر کیے گئے۔ یکم دسمبر ۱۹۵۰ء کو پاکستان وہند کے اس فاضل اجل کی سرکردگی میں اس شعبے نے اپنے سفر کا آغاز کیا۔

اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تدوین کے لیے ایسے فضلاء پر مشتمل ایک ادارتی مجلس کی تشکیل ناگزیر تھی جو عربی و فارسی کے علاوہ یورپی زبانوں خصوصاً انگریزی، جرمن اور فرانسیسی میں درک، نیز تحقیق وتصنیف کے جدید مغربی مناہج و اسالیب سے پوری واقفیت رکھتے ہوں۔ پروفیسر محمد شفیع کی نظر میں وہ افراد جو اس کام کی انجام دہی میں معاون ہو سکتے تھے اور ان کے دست و بازو بن سکتے تھے، ان میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ (۱۹۰۸۔۲۰۰۲ء) کو متعدد وجوہ کی بنا پر امتیازی حیثیت حاصل تھی۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ سقوط مملکت آصفیہ حیدر آباد دکن (ستمبر ۱۹۴۸ء) کے بعد سے پیرس میں ایک پناہ گزیں مہاجر کی حیثیت سے مقیم ہو کر تحقیق وتصنیف میں مشغول تھے، اور اس ملک میں دستیاب تحقیقی وسائل کے پیش نظر وہاں کی سکونت ترک کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ وہ یکے بعد دیگرے جرمنی اور فرانس سے ڈاکٹریٹ کی ڈگریاں حاصل کر چکے تھے۔ مغربی دنیا میں اسلام اور دنیاے اسلام سے متعلق ہونے والی تحقیقی پیش رفت سے باخبر نیز ان ممالک کے کتب خانوں میں موجود اسلامی وعربی مخطوطات کے خزینوں سے بھی آگاہ تھے۔ مزید براں وہ ترکی اور پیرس و جرمنی کے علمی مراکز میں سرگرم عمل مسلمان محققین اور مغربی مستشرقین سے ارتباط کا ایک اہم ذریعہ ہو سکتے تھے۔

پروفیسر محمد شفیع نے ایک قومی مجلس ادارت تشکیل دینے کے ساتھ ساتھ ایک غیر ملکی مجلس ادارت کی تشکیل کو بھی ضروری خیال کیا تو اس کے لیے ان کی نظر انتخاب ڈاکٹر محمد حمید اللہ پر پڑی

کہ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

۱۹۵۱ء میں غیر ملکی مجلسِ ادارت تشکیل پائی تو ڈاکٹر محمد حمید اللہ کو اس کا اعزازی سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اس ذمہ داری کی انجام دہی کے لیے کوئی مشاہرہ وغیرہ مقرر نہ تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اس علمی کام کو ایک ملی منصوبہ گردانتے ہوئے اس کی تکمیل کے لیے رضا کارانہ طور پر جو سعی و کاوش کی وہ ان کے صدق و اخلاص، بے لوثی اور خدمت علم کے جذبے سے سرشاری کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تدوین (ترجمہ نگاری، نظر ثانی، نیز مقالہ نگاری) کے سلسلے میں اگرچہ پروفیسر مولوی محمد شفیع اور مشرق و مغرب کے بہت سے ممالک کے اہل علم کے مابین وسیع پیمانے پر مراسلت ہوئی۔ البتہ پروفیسر محمد شفیع کی دنیاے اسلام کے جس فاضلِ اجل سے سب سے زیادہ مراسلت رہی وہ پیرس میں مقیم ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی (۱۹۰۸۔۲۰۰۲ء) تھے۔ پروفیسر محمد شفیع نے ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے ۱۹۵۱ء میں خط و کتابت کا آغاز کیا جس کا سلسلہ دسمبر ۱۹۶۰ء تک بلا انقطاع جاری رہا۔ یوں دونوں کے مابین مراسلت کا یہ دورانیہ کم و بیش دس سالوں (۱۹۵۱۔۱۹۶۰ء) پر محیط ہے۔ شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کے آرکائیو سے جو مجموعۂ خطوط دریافت ہوا ہے اس کے رو سے پروفیسر محمد شفیع کی طرف سے پہلا خط (بزبان انگریزی) ۶ مارچ ۱۹۵۱ء کو لکھا گیا جبکہ آخری خط پر ۲۶ دسمبر ۱۹۶۰ء کی تاریخ درج ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی طرف سے موصول شدہ اولیں خط پر ۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء جبکہ آخری خط پر ۲ رجب ۱۳۸۰ھ/ [۲۰ دسمبر ۱۹۶۰ء] کی تاریخ درج ہے، جس میں پروفیسر محمد شفیع کے مجموعۂ مقالات (تاریخی و دینی) پر نقد و تبصرہ کیا گیا تھا اور بعض تسامحات کی نشان دہی کی گئی تھی۔ اس کے بعد پروفیسر محمد شفیع تقریباً سوا دو سال حیات رہے، لیکن اس عرصے میں دونوں کے مابین مراسلت کا کوئی نشان نہیں ملتا۔ دونوں کے مابین خط و کتابت کا جوں اچانک منقطع ہو جانا باعث استعجاب و حیرت ہے جس کی توجیہ آسان نہیں۔ غالب امکان یہی ہے اور قرائن سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ اس کے بعد بھی دونوں کے مابین مراسلت پیہم جاری و ساری رہی البتہ پروفیسر مولوی محمد شفیع کی زندگی کے آخری سوا دو سالوں (جنوری ۱۹۶۱ء تا ۱۳ مارچ ۱۹۶۳ء) میں ہونے والی مراسلت محفوظ نہیں رہی۔ ابتدائی سالوں میں پروفیسر محمد شفیع صاحب انگریزی ٹائپ رائٹر کی سہولت کے سبب انگریزی میں خط و کتابت کرتے رہے البتہ بعد میں جب شعبے میں اردو ٹائپ رائٹر کی سہولت دستیاب ہوگئی تو خط و کتابت اردو میں ہونے لگی۔

پروفیسر مولوی محمد شفیع کی طرف سے لکھے گئے خطوط میں کبھی تو اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کے لیے مقالات کا تقاضا کیا گیا، یا پھر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کے انگریزی و فرانسیسی ایڈیشنوں میں شامل مقالات کے اردو ترجمے کی درخواست کی گئی۔ کہیں انگریزی و فرانسیسی ایڈیشنوں میں وارد لاطینی و یونانی اور بعض یورپی زبانوں کے الفاظ و مصطلحات کی توضیح کے لیے کہا گیا۔ کہیں یورپی مصنفین، اماکن اور اداروں کے ناموں کے صحیح تلفظ اور ان کے اردو املا کے سلسلے میں استفسار کیا گیا۔ پروفیسر محمد شفیع انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کے انگریزی و فرانسیسی ایڈیشنوں میں شامل مستشرقین

کے تصنیف کردہ مقالات کے مطالعے کے دوران کسی عبارت میں الجھاؤ محسوس کرتے، یا پھر یہ محسوس کرتے کہ کسی مستشرق نے کسی عربی وفارسی ماخذ سے اخذ واقتباس میں غلطی کی ہے تو مذکورہ ماخذ (جو بالعموم مغربی ممالک کے کتب خانوں اور عجائب گھروں میں محفوظ مخطوطات کی صورت میں ہوتے) کی متعلقہ عبارت کی نقل کی فراہمی کے لیے ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے رجوع کرتے۔ بعض اوقات کسی خاص موضوع پر کسی ترک، عرب یا یورپی متخصص سے مقالہ لکھوانے کے لیے بھی ڈاکٹر صاحب موصوف سے رجوع کیا جاتا۔ پروفیسر محمد شفیع نے ذاتی حیثیت سے متعدد تاریخی کتب کے قلمی نسخے دریافت کر کے ان کی تصحیح وتدوین کی خدمت انجام دی۔ وہ زیر تدوین کتاب یا اس سے متعلق کسی اہم ماخذ کے ترکی اور پیرس کے کتب خانوں میں موجود مخطوطات کے مائیکروفلم یا فوٹوسٹیٹ کی فراہمی کے لیے بھی ڈاکٹر صاحب سے رجوع کرتے۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ یک مذہبی فریضے کی طرح ان کے خطوط کا جواب لکھتے اور اپنے گوناں گوں علمی مشاغل اور مصروفیات کے باوجود نہایت خندہ پیشانی سے خادمانہ ونیازمندانہ طور پر ان قاہر تقاضوں کی تکمیل کر گزرتے۔ اس سلسلے میں بڑی مشقت اٹھاتے اور اپنے آرام وراحت کا بھی خیال نہ کرتے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ پروفیسر محمد شفیع نے جس قدر دلداری اور عزت افزائی اس فرزندِ اسلام کی کی وہ شاید ہی کسی اور کے حصے میں آئی ہو، اس کی جھلک مجلۂ معیار میں شائع ہونے والے خطوط کے اس مجموعے میں صاف طور پر دیکھی جا سکتی ہے۔ پروفیسر محمد شفیع علمی وتحقیقی امور میں ڈاکٹر صاحب کی رائے پر شرح صدر کے ساتھ اعتماد کرتے اور ان کے تحقیق نتائج کو بڑی اہمیت دیتے۔ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کے لیے ڈاکٹر صاحب کے تالیف کردہ مقالات من وعن شائع کیے جاتے، ان میں شاذونادر ہی کانٹ چھانٹ کی جاتی۔

مذکورہ بالا امور کے علاوہ پروفیسر محمد شفیع کے یہ خطوط نہایت دلچسپی اور علمی افادیت کے حامل ہیں۔ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تدوین پروفیسر مولوی محمد شفیع کی علمی زندگی کا ایک اہم اور روشن ترین باب ہے جس کی ایک جھلک ان خطوط میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ان خطوط میں مکتوب نگار کے علمی مشاغل، تحقیق وتصنیف کے باب میں ان کی دیدہ ریزی ودقت نگاہ، مخطوطات کی بازیافت اور ان کی تہذیب وتدوین، نیز غیر ملکی اسفار اور مختلف کانفرنسوں میں شرکت جیسے امور کا تذکرہ بھی آ گیا ہے۔ خطوط کا یہ مرقع پروفیسر محمد شفیع کی سوانح عمری کی ترتیب وتدوین کے لیے بیش قیمت ماخذ کا درجہ رکھتا ہے۔ ان خطوط کی علمی افادیت کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ ان میں اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی تدوین کے سلسلے میں پیش آنے والے بہت سے اہم علمی وادارتی مسائل اور ان کے حل کی تفصیلی روداد آ گئی ہے۔ بنابریں یہ خطوط اپنے اندر تحقیق وتصنیف کی راہ کے سالکین کے لیے رہنمائی کے ایک انمول سرچشمے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

ان خطوط کے آئینے میں اردو دائرۂ کی تدوین کے سلسلے میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ کی ان تھک تگ ودو اور بے لوث خدمات کی ایک جھلک بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ ان خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی کی جامعات کی طرف سے ڈاکٹر محمد

حمید اللہ کو تعلیم وتدریس کے لیے دعوت کی قبولیت میں پروفیسر محمد شفیع کی تحریک کو بڑا دخل تھا۔ پروفیسر محمد شفیع ترکوں کی طرف سے تعلیم وتدریس کے لیے ڈاکٹر صاحب جیسے ثقہ ومتدین عالم کو دعوت کے معاملے کو گزشتہ کئی دہائیوں سے الحاد و لادینیت کی یلغار سے دوچار اس ملت کے حق میں ایک نعمت غیر مترقبہ گردانتے تھے۔

(۲۶)

No.182/P.F.

Lahore: 26.10.55

UNIVERSITY OF THE PANJAB

Urdu Encyclopaedia of Islam, Library Building

K.B.M. Mohammad Shafi,

M.A. (Pb.), M.A.(Cantab), D.O.L.,

Chairman Editorial Board

مکرمی السلام علیکم

۲۶ ستمبر کو لیڈن انسائیکلو پیڈیا کی جماعت منتظمہ کا اجلاس کوپن ہاگن میں ہوا۔ معلوم نہیں اُس میں کیا باتیں طے ہوئیں۔ پیرس سے بھی کوئی نہ کوئی صاحب اُس میں شامل ہوئے ہوں گے۔ آیا ممکن ہے کہ آپ ان سے دریافت کر کے مجھ کو اطلاع دیں؟ ہم نے ان سے انسائیکلو پیڈیا کے نئے ایڈیشن کے ترجمہ کی اجازت مانگی ہوئی تھی اور پروفیسر گیب کا وعدہ تھا کہ وہ اجازت دلوادیں گے چنانچہ اس سلسلہ میں ایک ہزار روپے بطور قسط اوّل بدل اجازت کے طور پر ان کو بھیجا بھی گیا تھا۔ اب دریافت طلب یہ ہے کہ یہ معاملہ اجلاس میں پیش ہوا یا نہیں اور اگر پیش ہوا تو اجازت دی گئی یا نہیں؟ وہاں سے اب تک کوئی اطلاع نہیں آئی اور ہمارے خطوں کا جواب بھی نہیں آتا اس لیے کہ شاید پروفیسر گیب (۳۶) مجلس میں شامل نہ ہو سکے ہوں۔ یہ بھی دریافت طلب ہے کہ اداریہ میں کسی مسلم مستشرق کی شمولیت کے متعلق کچھ طے ہوا یا نہیں اور سکریٹری کے متعلق کیا فیصلہ ہوا؟ (۳۷)

باتقدیم احترامات فائقہ۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

4-Rue de Tournon,

Paris, France. VI,

(۲۷)

No:200/P.F.

Dated. 24.11.55

مکرمی

والا نامہ موصول ہوا۔ آپ کا دوبارہ استانبول جانا میرے لیے بھی باعث مسرت ہے۔ غالباً اس زمانے میں آپ کا پتہ پیرس والا ہی رہے گا۔ کتنی مدت تک وہاں قیام کیجئے گا؟

کیا یہ ممکن نہیں کہ وہاں کا کوئی پبلشر فہارس لسان العرب (۳۸) کو شائع کردے؟ اگر کوئی شخص آمادہ ہو تو اس کی شرائط سے مجھ کو مطلع فرمائیں۔ اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو جن کتاب خانوں کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ اس کے روٹوگراف لے کر اساتذہ یا طالب علموں کے استفادہ کے لیے اپنے اپنے کتاب خانوں میں رکھنا چاہیں تو اس میں کوئی اعتراض نہیں۔ البتہ اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اس سے کتاب کی کلاً یا جزءاً طباعت کی اجازت ہے۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

4-Rue de Tournon,

Paris, France. VI,

☆☆......☆☆

(۲۸)

No: 222/P.F.

Dated. 20.12.55

مکرم و محترم

السلام علیکم۔ ۸ دسمبر کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ بہت بہت شکریہ۔

باقی مضمون کو امید ہے کہ آپ وسط فروری کے بعد ہی بخیر و عافیت پیرس پہنچنے پر دیکھ سکیں گے۔

فہارس لسان العرب کا میرا نسخہ ص ۲۰۷ پر ختم ہوتا ہے۔ انصاف المصاریع اس میں نہیں ہیں اور ابھی تک طبع نہیں ہوئے (۳۹)۔ اب ان فہارس کے اجزاء کے ملنے کی صرف یہی صورت ہے کہ جن نمبروں میں وہ اوراق چھپے تھے وہ نمبر اگر موجود ہوں تو حاصل کئے جائیں۔

پروفیسر احمد زکی ولیدی (۴۰) نے پتہ بتایا ہے کہ زبدة التواریخ حافظ ابرو کے ربع چہارم کا ایک نسخہ جو شاہرخ کے لیے لکھا گیا تھا (۴۱) وہ طوپ قپوسرای استانبول میں (N169 پر) موجود ہے۔ میں چونکہ مطلع سعدین (۴۲) جلد اوّل کی تصحیح کر رہا ہوں اور زبدة التواریخ کے اس حصے کی جس میں تیمور کا حال ہے مجھ کو ضرورت ہے۔ زبدة التواریخ کا (جس کا پتہ Tauer نے دیا ہے) مائیکروفلم میں نے استنبول سے منگوایا تھا مگر اُس کی تکبیر میں بہت دقّت پیش آرہی ہے اس لیے [کہ] کاغذ جس پر یہ تکبیر (۴۳) بنتی ہے بازار میں نہیں ملتا۔ اگر طوپ قپوسرای والے نسخے کے مائیکروفلم کی بجائے Photostat copy بنوانی ممکن ہو تو معلوم نہیں اس پر کیا خرچ آئے گا؟ (ہالینڈ وغیرہ میں تو بہت ہی کم خرچ آتا ہے) اگر جناب کو فرصت ہو تو یہ دریافت فرمالیں کہ اس مطلب کے لیے کتنا روپیہ بکار ہوگا؟ اور وہ آپ ادا فرما سکیں اس شرط سے کہ میں اس کا بدل پاکستان میں جس کسی کو آپ کہیں ادا کردوں تو آپ کو ضرور زحمت دوں گا کہ آپ وہ رقم وہاں ادا کردیں یعنی اسی صورت میں کہ آپ اس کا بہ سہولت بندوبست کرسکیں (۴۴)۔ یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نسخہ کے وہی اوراق مطلوب ہیں جو تیمور سے متعلق ہیں۔

ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ ہز ایکسیلینسی میاں امین الدین (۴۵) سفیر پاکستان یہ رقم ادا کردیں اور میں ان کے عزیزوں مثلاً میاں امیر الدین (۴۶) کو وہ رقم لاہور میں ادا کردوں۔ مگر اس کی سلسلہ جنبانی فقط اسی صورت میں ممکن ہے کہ رقم پہلے معلوم ہو۔

امید ہے کہ مزاج عالی بہمہ وجوہ بعافیت ہوگا۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

استانبول (ترکی).

☆☆......☆☆

(۲۹)

No.14/Conti.

Dated. 14.1.56

محترمی ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

سلام مسنون۔ مقالۂ احابیش کے بارے میں آپ نے جو اضافے تجویز کیے تھے انہیں مناسب جگہوں میں درج کردیا گیا ہے۔ مقالہ کی ایک نقل بغرضِ نظرِ ثانی ارسالِ خدمت ہے۔ مقالہ ھذا میں بعض جگہ عبارت کا معمولی سا ردوبدل خطوط وحدانی میں ظاہر کیا گیا ہے۔ اس ردوبدل کو آپ کی نظر ثانی کے بعد ہی برقرار رکھا جا سکے گا۔

ملفوف: مقالہ احابیش ۶ صفحات

والسلام

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

Istanbul Universitesi

Edebiyat Fakultesi,

Islam Arastirmalari

Enstitüsü

☆☆......☆☆

(۳۰)

No.10/Conti.

Dated 25.1.56

محترمی ومخدومی

۶ جنوری کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ از راہِ عنایت پیرس پہنچ کر دریافت فرما کر مجھ کو اطلاع دیں کہ زبدۃ التواریخ کے مائیکروفلم کے (۱) مثنّٰی کا خرچ کیا ہوگا؟؛ (۲) اس کی مکبّر تصویریں (اس تقطیع کی جو بآسانی پڑھی جا سکے) کتنے میں تیار ہو سکتی ہیں؟ یہ سن کر خوش ہوئی کہ مصارف یہاں پاکستان میں بھی ادا کیے جا سکتے ہیں۔

۲- آپ کا نسخہ ارمغان (۴۷) پیرس ہی کے پتے پر بھیجا گیا ہے اور کچھ ری پرنٹ بھی ضرور بھیجے گئے ہوں گے۔ فرنچ کے پروف یہاں یونیورسٹی کے فرنچ لیکچرر نے پڑھے ہیں۔ لیکن آپ کو معلوم ہے کہ اس قسم کی بیگاروں کو لوگ کس طرح سے ٹالتے ہیں۔ آپ کو اتنی فرصت کہاں کہ بہت نمایاں فرنچ غلطیاں لکھ بھیجیں کہ غلط نامہ شائع کیا جا سکے۔ عثمان توران (۴۸) صاحب کا نسخہ ضرور اسی پتے پر ہی بھیجا گیا ہے جو انھوں نے اپنے مضمون کے ساتھ دیا ہوگا۔

۳- پروفیسر لوئیس (۴۹) نے آکسفورڈ سے لکھا ہے کہ ان کو زکی ولیدی صاحب کا کوئی مضمون (پہلے چار کے بعد) نہیں پہنچا۔ میں نے زکی ولیدی صاحب کو عریضہ تو لکھ دیا ہے لیکن اگر نامناسب نہ ہو تو ان کو آپ بھی یاد دلا دیجئے۔ ان کو کرنا تو صرف یہی ہے کہ وہ اپنے مضامین میں سے جو ترکی انسائیکلوپیڈیا میں شائع ہو چکے ہیں، اگر کوئی چیز قابل حذف و اضافہ ہو تو لوئیس صاحب کو اطلاع دے دیں، ورنہ وہ مضمون چھپے ہوئے تو موجود ہی ہیں۔

۴- میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اردو دائرۂ معارف کے لیے جو مضمون الف، ب اور ت تک کے ہوں ان کے متعلق جلدی ہے، وہ توجہ فرما کر جلد ارسال فرمادیں باقی بے شک جون جولائی تک مکمل ہو جائیں۔

۵- کعبے والے مقالے کے متعلق آپ نے ٹھیک فرمایا کہ فنِ تعمیرات اور آثارِ قدیمہ کے ساتھ روایات کی تاریخ کو بھی سامنے رکھنا چاہیے تب ہی صحیح رائے قائم ہو سکتی ہے۔

امید ہے کہ مزاج عالی بہمہ وجوہ بخیر ہوگا اور آپ اب عنقریب براہِ روما پیرس روانہ ہونے والے ہوں گے۔ وہاں پہنچ کر اپنے پتے کی تبدیلی سے اطلاع بخشیں۔

والسلام مع الاکرام

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

(ترکی)

☆☆......☆☆

(۳۱)

No.20/P.F.

Dated. 8.2.56

مکرمی!

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا۔ یہ مضمون آپ کے پاس نظر آخر کے لئے بھیجا گیا تھا، اس میں بعض تبدیلیاں مولانا سعید انصاری صاحب ندوی (۵۰) نے جو اس محکمہ میں کام کر رہے ہیں، تجویز کی تھیں۔ اس کو آخری صورت دینے کے لیے میں نے ابھی نہیں دیکھا۔ بہر حال جو سطریں آپ کو منظور نہ ہوں وہ اس میں قطعاً درج نہ ہوں گی۔

ڈاکٹر Kahle (۵۱) لاہور تشریف لائے تھے۔ ان سے معلوم ہوا کہ Committee of Direction کے آخری اجلاس میں وہ خود شامل نہیں ہوئے اس لیے کہ وہ ممبر نہیں ہیں، مگر ان کی باتوں سے معلوم ہوتا تھا کہ کوئی بات اب دو سال کے بعد ہی پھر معرضِ بحث میں آسکتی ہے۔

(الف) بعض مضامین ڈاکٹر منجّد (۵۲) لکھنے والے تھے لیکن وہ انھوں نے اب تک نہیں بھیجے اور یاد دہانی کے خطوں کا جواب بھی نہیں دیتے۔ ممکن ہے ہمارے پاس ان کا پتہ غلط ہو۔ از راہِ کرم ان سے پوچھئے کہ مقالے وہ ہم کو کب لکھ کر دیں گے اور ان کا موجودہ پتہ بھی اگر آپ کو معلوم ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں۔

(ب) اسی طرح Mr. Ali Saim Ülgen, Evkaf Ap. No.2/ 5, Ulus-Ankara, Turkey نے Turkey of Architecture Islamic پر مقالہ اپنے ذمہ لیا تھا۔ اب تک نہ وہ مقالہ پہنچا ہے اور نہ ہم کو یہ معلوم کہ وہ بھیجیں گے یا نہیں۔ اگر ہو سکے تو ان کی توجہ بھی اس طرف مبذول فرمائیں۔

(ج) Prof. Andre Godard, Ex. Director of Antiquities of Iran, C/O The Ministry of Education, Tehran.

ان کا بھی یہی حال ہے یعنی خط کا جواب نہیں دے رہے۔ آپ کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہے؟ یا دریافت فرما سکتے ہیں؟

امید ہے کہ استنبول کا قیام اور کام آپ کے حسب پسند اختتام پذیر ہوگا۔ زبدۃ التواریخ حافظ ابرو کے متعلق اطلاع کا انتظار رہے گا۔

ازراہ کرم جناب بوہد انو وچ کی خدمت میں میرا اسلام اور تار دینے کی آمادگی کے لیے بہت بہت شکریہ پہنچا دیں۔ والسلام مع الاکرام.

آپ کے ارشاد کے مطابق مقالہ ''خندق'' منسلک ہے۔

مخلص

محمد شفیع

بخدمت جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ

پیرس

☆☆......☆☆

(۳۲)

No.34/P.F.

Dated. 25.2.56

جناب مکرم بندہ

یہ صحیح ہے کہ فنی چیز کا ترجمہ اہلِ فن ہی بہتر کر سکتے ہیں۔ مگر مشکل یہ ہے کہ اہلِ فن ملتے نہیں۔ اگر توجہ فرما کر مقالہ کا ترجمہ کر دیں تو کسی اِشکال کے پیدا ہونے کی صورت میں غالباً آپ کو مقامی مدد مل سکتی ہے۔ میں نے احتیاطاً ''تعمیر'' کا آرٹیکل ''فنِ عمارت'' میں ڈال دیا ہے اس لیے اگر ترجمہ میں دو چار مہینہ لگ جائیں تو چنداں مضائقہ نہیں۔

۲- اس سلسلے میں ایک بات یاد آئی۔ ترکیہ کی اسلامی عمارات کا ایک مقالہ Mr. Ali Saim Ülgen Evkaf Ap. No.2/ 5, Ulus-Ankara, Turkey کے سپرد کیا تھا اور انھوں نے لکھنے کا اقرار بھی کیا تھا۔ یاد

دہانی پر یہ بھی کہا کہ عنقریب بھیجتا ہوں مگر اب خاموش ہیں اور یاد دہانی کا جواب نہیں دیتے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ راست یا بالواسطہ ان سے دریافت فرمائیں کہ وہ مضمون کب مکمل کر کے بھیجتے ہیں؟

۳- ارمغان (۵۳) کے لیے اگر چند بڑے کتب خانوں کی فہرست بھیج دیں تو کوشش کی جائے گی کہ اُن کو بھی کتاب بھیج دی جائے۔

۴- حافظ ابرو کا معاملہ ذرا ٹیڑھا ہے (۵۴)۔ اگر تصویروں پر ساڑھے چونتیس پونڈ لگیں گے تو بہتر نہ ہو کہ مائیکروفلم ہی خرید لیا جائے۔ آپ نے جو اندازہ بھیجا تھا وہ یہ تھا کہ اس سے دوگنے سے کم رقم (۸۰۰ روپیہ کے قریب؟) میں آپ نے مائیکروفلم کی مشین خریدی تھی۔ اگر از راہِ کرم دریافت کر کے لکھیں کہ مشین مائیکروفلم پڑھنے کی کتنے میں آسکے گی تو میں طے کر سکوں گا کہ مشین خریدی جائے یا مائیکروفلم۔ مشین میسر آسکنے کی صورت میں کیا آپ حافظ ابرو والے مائیکروفلم عارضی طور پر کسی خاص مدت کے لیے میرے پاس بھیج سکیں گے؟

امید ہے کہ مزاج عالی بہمہ وجوہ بخیریت ہوگا اور استنبول کے قیام کا زمانہ خیر و خوبی سے کٹا ہوگا (۵۵)۔

کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ اب ایک دو سال لاہور میں آکر گزاریں تاکہ دائرۂ معارف کی آخری تصحیح کی منزلیں طے کرنے میں قیمتی امداد دے سکیں؟۔ والسلام.

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر حمیداللہ صاحب، پیرس.

☆☆......☆☆

(۳۳)

No.38/P.F.

Dated. 28.2.56

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب

آپ کا عنایت نامہ پروفیسر فاخرعز (۵۶) نے مجھ کو دیا۔ یونیورسٹی میں اور یونیورسٹی کے باہر لوگوں نے ان کا بہت تپاک سے استقبال کیا، میں نے خود بھی ان کے بارے میں کسی کوتاہی کو روا نہیں رکھا۔ لاہور کے قیام کے بعد وہ پشاور گئے تھے۔ اب ڈھاکہ گئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ بہت اچھا اثر یہاں سے لے کر جائیں گے۔ اب انھیں ۴ مارچ کے لگ بھگ پھر لاہور آنا ہے اور دو تین دن ٹھہر کر واپس جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ لوگوں کی گرم جوشی اور خاطر داری سے کافی خوش ہوئے ہوں گے۔ والسلام مع الاکرام.

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

۴ ری-ڈی-ٹورنون، پیرس ششم، فرانس.

(۳۴)

No.44/P.F.

Dated. 8.3.56

مکرمی!

ڈاکٹر فاخر عز ڈھاکہ سے واپس آگئے ہیں اور واپسی کے ارادے سے شاید کل کراچی کو روانہ ہو جائیں گے۔ میرا خیال ہے کہ وہ یہاں سے خوش واپس جا رہے ہیں اور پاکستان کے حالات اچھی طرح سے سمجھ گئے ہیں اور اپنے وطن میں یہاں کے حالات درست طور پر بیان کرسکیں گے۔

ڈاکٹر علی صائم Ülgen کی چٹھی آگئی ہے۔ اب اس کے بارے میں مزید زحمت نہ اٹھائیں۔

آپ کے ارشاد کے مطابق ڈاکٹر صلاح الدین منجّد کو بعض مقالے سپرد ہوئے تھے ان میں سے دو تین انھوں نے لکھے باقی ابھی نہیں لکھے۔ انھوں نے اپنا پتہ سفارت خانۂ شام قاہرہ دیا تھا، اسی پتہ پر ان سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ مگر باوجود چوتھا ریمانڈر [کذا، ریمائنڈر] جانے کے مقالے نہیں آئے۔ اگر ان کا پتہ غلط ہے تو مہربانی سے ان کا صحیح پتہ عنایت فرماویں اور اگر ممکن ہو تو ان کو براہِ راست تحریر فرمائیں کہ وہ ہمارے نئے مقالے جلد ارسال کریں۔

میں نے ۸ فروری ۱۹۵۶ء کے مکتوب میں Prof. Andre Godard, Ex-Director of Antiquities of Iran کا پتہ بھی پوچھا تھا۔ اگر معلوم ہو سکا ہو تو از راہِ کرم اطلاع دیں۔ ہم ان کو کئی خط لکھ چکے ہیں، کوئی جواب موصول نہیں ہوتا۔

مسز نظر و (۵۷) نے اردو میں ایک خط مجھ کو لکھا اور اپنی عرض کی نقل بھی میرے پاس بھیجی۔ مہربانی کر کے ان سے دریافت کریں کہ وائس چانسلر صاحب نے ان کو کوئی جواب دیا یا نہیں؟ چیفس کالج لاہور میں فرانسیسی کے معلم کی ایک جگہ خالی ہے۔ وہاں کے پرنسپل صاحب سے میں نے مسز نظر و کا ذکر کیا تھا۔ پرنسپل صاحب چونکہ بہت جہاندیدہ اور محتاط آدمی ہیں۔ ان کے متفرق سوالات سے معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کے عام حالات چونکہ فرانس کے عام حالات سے مختلف ہیں، ان کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ یہ تقرر کامیاب ثابت نہ ہو۔ اگر مناسب سمجھیں تو مسز نظر و ایک درخواست اس جگہ کے لیے براہِ راست پرنسپل صاحب چیفس کالج لاہور کو بھجوا دیں۔ یہ بھی مناسب ہوگا کہ وہ اس میں References پروفیسر...... وغیرہ وغیرہ بھی دے دیں۔ ممکن ہے پرنسپل صاحب اپنے کسی دوست کو وہاں انٹرویو کے لیے لکھیں۔ چونکہ ان کو خود پڑھنا بھی ہوگا

اور ریسرچ بھی کرنا ہوگی، اس لیے وہ یہ لکھ دیں کہ دس گھنٹے ہفتے میں پڑھا سکیں گی اور اس کے عوض میں رہائش، طعام اور دوسو روپیہ ماہوار طلب کریں گی۔

امید ہے کہ آپ کو مقالوں کی تحریر اور تصحیح کے لیے فرصت مل گئی ہوگی۔ ان کی موصولی کی کب تک توقع رکھنی چاہیے؟

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

۴-ری-ڈی-ٹورنون

پیرس ششم، فرانس.

(۳۵)

No.45/P.F.

Dated. 10.3.56

مکرمی ومحترمی جناب ڈاکٹر صاحب

السلام علیکم۔ ایک مفصّل خط اس سے پہلے لکھ چکا ہوں۔ اس میں Sachalite کا ذکر بھول گیا تھا۔ گمان ہوتا ہے کہ یہ لفظ گویا 'ساحل' ہی سے نکلا ہوا ہے۔ کیا پروفیسر بیسٹن (۵۸) نے اس کا ذکر نہیں کیا؟ بہر حال ان معلومات کے لیے شکریہ! انسائیکلوپیڈیا آف اسلام فرینچ ایڈیشن ۴: ۱۲۵۵ عمود ب سطر ۳۱ پر دو ڈھائی سطر کی ایک لاطینی عبارت ہے ازراہِ کرم اس کا بھی ترجمہ کروادیں اور اس عبارت کے شروع میں ایک لفظ Camoes ہے آپ اسے عربی لفظوں میں کیسے لکھیں گے؟

فلم خوان آلہ اگر چالیس پاؤنڈ والامل جائے تو میں اس کے بار کا متحمل ہوسکوں گا بشرطیکہ اس کی درآمد ممکن ہو۔ اس کے لیے درآمد کی درخواست دینا پڑے گی اور پھر Exchange کی۔ میں اس مضمون کی ایک درخواست امروز فردا میں بھیج دوں گا اور اگر یہ رقم (40 پاؤنڈ) آپ کے حکم سے یہیں ادا ہوجائے تو exchange کی درخواست میں مزید وقت ضائع نہ ہوگا۔ کیا یہ ممکن ہے؟

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

۴-ری-ڈی-ٹورنون،

پیرس ششم، فرانس.

(۳۶)

دائرۂ معارف اسلامیہ اردو، پنجاب یونیورسٹی

لائبریری بلڈنگ، لاہور۔

تاریخ: ۲۹ مارچ ۱۹۵۶ء　　　　　　　　نمبر ۵۷

نمبر: ۵۷

مکرمی

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوگیا۔ مقالہ احابیش میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر فاخر عزّ کا خط استنبول سے آیا ہے جس میں وہ سیرِ پاکستان سے بہت خوش معلوم ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر منجّد کے پتے کا شکریہ! مسٹر الگن نے ابھی تک مقالہ تو نہیں لکھا مگر خط لکھا ہے کہ بھیجوں گا۔ شاید وہ آپ کے دوست کی تحریک سے زیادہ مستعدی کا اظہار کریں۔

پرتگالی عبارت کے ترجمہ کا بہت بہت شکریہ! پھر زحمت دیتا ہوں۔ طبع جدید آرٹیکل ''امیہ ابن عبد شمس'' کے پیرا ۱۴ میں عنابستہ کے آگے لکھا ہے "a potiori from the name 'Anbasa'" اس خط کشیدہ عبارت کا ترجمہ آپ کس طرح سے کریں گے؟ (۵۹)

اگر آپ حافظ ابرو کے روٹو ہی بھیجنے کا فیصلہ کر چکے ہیں تو عین مناسب ہے۔ افسوس ہے کہ جامعۂ پنجاب موجودہ حالات میں یہ کتاب لینے پر آمادہ نہ ہوگی۔ تابہ مقدور کوشش کی جائے گی کہ اس کو میں شخصی طور پر لے لوں۔ کب تک فوٹو تیار ہو جائیں گے؟ میاں افضل حسین وائس چانسلر (۶۰) UNESCO کی کسی میٹنگ کے لیے اپریل کے شروع میں لنڈن آتے ہیں۔ آپ پارسل ان کے حوالے کر سکتے تھے اگر وہ پیرس آتے مگر اب یہ نہ ہو سکے گا۔

دو جدید اعرابی علامتیں ہم نے استعمال کی ہیں۔ کسرۂ مجہول (e) کے لیے — اور ضمۂ مجہول کے لیے (8) مثلاً سٹ Set اور بولڈ bold، اگر آپ کے نظام کا پہلے علم ہوتا تو اس کو اختیار کر لیتا اب تو ساری کتاب کو بدلنا پڑے گا (۶۱)۔

والسلام مع الاکرام؟

مخلص

محمد شفیع

بخدمت جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

پاریس۔

(۳۷)

No.20/P.F.

dated. 18.4.56

مکرمی

۲۳ شعبان المعظم کے مکتوب میں آپ نے ازراہِ کرم:- a priori اور a posteriori کا ترجمہ عنایت فرمایا تھا مگر میں نے جو عبارت آرٹیکل امیہ ابن عبد شمس کے پیرا۴ سے بھیجی تھی وہ یہ تھی a potiori from the name 'Anbasa' تو کیا a potiori اور a posteriori ایک ہی ہے اور خط کشیدہ عبارت کا آپ کیا ترجمہ کریں گے (۶۲)؟

حافظ ابرو کے فوٹو کس منزل تک پہنچے ہیں؟

مادام نذر و کا خط جو وائس چانسلر صاحب کے نام تھا شاید ان کو نہیں ملا۔ ابھی اگلے دن ایک مجلس نے وظائف کا فیصلہ کیا۔ اردو کے متعلق جو درخواستیں اس مجلس کے سامنے پیش ہوئیں ان میں مادام نذر و کی درخواست نہیں تھی۔ جس کا مطلب میں تو یہ سمجھا ہوں کہ وائس چانسلر صاحب کو ان کا خط سرے سے ملا ہی نہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ اس مرتبہ رجسٹرڈ درخواست ان کے نام بھجوائیں اگرچہ اب شاید کچھ انتظار کرنا ہوگا اس لیے کہ کوئی وظیفہ خالی ہو تو ملے۔ پرنسپل اَیچیسن کالج نے مجھ کو اس خط کی نقل بھیجی ہے جو انھوں نے مادام نذر و کی درخواست کے جواب میں لکھا ہے۔ یہ خط مایوس کن ہے اور اسی قسم کا ہے جو آپ کو یا مادام کو پشاور سے آیا تھا۔ اگر مادام چاہیں تو دوبارہ پرنسپل صاحب کو لکھ سکتی ہیں کہ وہ پورے وقت کی ملازمت نہیں چاہتیں۔ سر دست ان کو ۱۰ پیرڈ کا کام دیا جائے اور ایک سال کا تقرر کر کے ان کے کام کو دیکھا جائے۔ خواہ مخواہ کی بدظنی بے جا ہے۔ اس لیے کہ ان کو اپنی ذات پر اعتماد ہے۔

آپ نے ۱۷ رجب کو امت، ام ولد، امی، آئین اور اصولِ فقہ کے مقالوں کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ آپ یہ جلد روانہ کر دیں گے، اگر وہ روانہ ہو چکے ہوں تو اطلاع بخشی جائے۔

عمارت کے متعلق جس مقالے کا ترجمہ مطلوب تھا وہ اب امید ہے کہ ختم ہو گیا ہوگا۔ والسلام مع الاکرام.

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۳۸)

دائرۂ معارفِ اسلامیہ اردو، پنجاب یونیورسٹی،				No.75/P.F.

لائبریری بلڈنگ، لاہور				Dated. 2.5.56

مکرمی

انسائیکلوپیڈیا آف اسلام نیا اڈیشن جلد اوّل کراسہ سوم (انگریزی) ص ۱۵۷ میں ایک ترجمہ ''ابوعبیداللہ معاویہ بن عبیداللہ بن یسار الاشعری'' وزیر کا دیا ہے۔ مآخذ میں ابن خلکان X1,88 ص کا حوالہ بھی ہے۔ ازراہِ کرم یہ دیکھ کر بتائیں کہ یہ حوالہ وفیات طبع وستنفلت کا ہے یا نہیں؟ (یہ اڈیشن یہاں نہیں ہے) یہ کتاب کراسوں میں چھپی ہوگی اور شاید XI سے مراد اس کا گیارھواں کراسہ ہو۔ مصری اڈیشن (۶۳) سے تو معلوم نہیں ہوتا کہ اس ابوعبیداللہ کا کوئی ترجمہ ابن خلکان نے دیا ہے لیکن یہ ہوسکتا ہے کہ اس کا ذکر کسی اور ترجمہ میں ضمناً آ گیا ہو۔

۲- اسی طرح ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح (دائرۃ معارف نیا اڈیشن جلد اوّل کراسہ سوم (انگریزی) صفحہ ۱۵۸) کے ترجمے کے مآخذ میں ایک کتاب Nasab, 410, 425 کا حوالہ دیا ہے۔ معلوم نہیں یہ نسب کونسی کتاب ہے؟ شاید زبیر ابن بکار کی نسب قریش و اخبارہم ہو یا سیوطی کی نسب بعض الصحابہ مگر مجھے ان دونوں کتابوں کی طباعت کے متعلق کوئی اطلاع نہیں۔ یہ بھی دریافت طلب ہے کہ یہ حوالہ کس کتاب کا ہے؟

آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا تھا۔ افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ درخواست کی جو نقل آپ نے مجھ کو بھیجی تھی وہ نہیں ملتی۔ چونکہ اصل کی نسبت گمان تھا کہ ٹھکانہ پر پہنچ گیا۔ اس کو خدا معلوم اس وقت کہاں رکھ دیا گیا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ آپ مسز نذرو کی یونیورسٹی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کوئی تصدیق نامہ یا سفارش نامہ جس میں اُن کی خود اعتمادی ہوش مندی وغیرہ کا ذکر ہو پرنسپل ایچیسن کالج کو بھجوادیں (یعنی ان کے مکتوب کے جواب کے طور پر) تو شاید مفید ہو۔

مقالے ارسال فرمانے کا شکریہ۔ ان کے لیے چشم براہ رہوں گا۔ آنے والی عید کے متعلق مبارکباد اور تمنّیات صالحہ پیش کرتا ہوں۔

والسلام مع الاکرام

مخلص

محمد شفیع

بخدمت جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

۴-رو-ڈی-ٹورنون، پیرس ششم۔

☆☆......☆☆

No. 83/P.F.

۲۳مئی ۱۹۵۶ء

مکرمی ومحترمی

السلام علیکم. عید مبارک کا بہت شکریہ، میری طرف سے بھی بہت بہت عید مبارک قبول فرمایئے۔ ابن خلکان اور نسب قریش کے متعلق اطلاعات کا بھی بہت بہت شکریہ۔ امید ہے کہ بیگم نذرو نے پرنسپل ایچیسن کالج کو درخواست بھیج دی ہوگی۔ ان کو یہ مشورہ نہ دینا چاہیے کہ وہ گرمیوں میں ایک ماہ کے مصارف ہمراہ لے کر لاہور پہنچیں اس لیے کہ لاہور کی گرمی شدید ہے اور ان کے لیے ابتدا میں ناقابلِ برداشت ہوگی۔ آج کا ٹمپریچر ۱۱۴ ہے۔ اس پر بے روزگاری بھی ہوگی۔ ممکن ہے اس عرصہ میں شاید پرنسپل ایچیسن کالج جواب لکھیں۔ اپنی یونیورسٹی (پیرس) کی معرفت وائس چانسلر صاحب پنجاب یونیورسٹی کو مسلمانوں کے فنِ تعمیر کے ریسرچ کے متعلق بھی لکھ دیں اور وظیفہ مانگیں۔

تاریخ تیمور ممکن ہے کہ اور دس پندرہ دن میں پہنچے۔ معلوم نہیں آپ نے اس کے اوپر کیا لکھا ہے۔ یہ میں اس لیے پوچھتا ہوں کہ کہیں کسٹم والے اس کو روک نہ لیں۔ ہدیہ کے یا ایسے پارسلوں کو جن میں زرمبادلہ باہر بھیجنے کا سوال نہ ہو روکا نہیں جاتا۔ آپ فرماتے تھے کہ کراچی میں کچھ آپ کے عزیز ہیں۔ کوئی رقم وہاں بھیجی جاسکتی ہے۔ ان کے پتے سے مطلع فرمائیں۔

فہارس العقد (۶۴) کا نسخہ عنقریب آج کل ارسالِ خدمت ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اس کے نسخے یونیورسٹی کے پاس بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔

پروفیسر براکلمان کی لاجواب کتاب مشرق میں لکھنا ناممکن تھا (۶۵)۔ ان کی عمر شاید ۹۰ سے زائد تھی۔

اگر کوئی کتاب فروش نسب قریش (۶۶) کا نسخہ مع بل مجھ کو دفتر کے پتے پر بھیج سکے تو ارشاد فرماویں۔ یہ ڈیپارٹمنٹ میں کارآمد ہوگی۔ والسلام.

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

۴ شارع طورنون، پاریس ششم۔

☆☆......☆☆

UNIVERSITY OF THE PUNJAB

Department of Urdu Encyclopaedia of Islam

UNIVERSITY LIBRARY BUILDINGS

LAHORE.

K.B.M. MOHAMMAD

SHAFI

۵ جون ۱۹۵۶ء

Ref. No.93/P.F.

مکرمی ڈاکٹر صاحب

سلام مسنون۔ آپ کے مرسلہ مقالات: امی، امۃ، اصولِ فقہ اور آئین موصول ہوئے جن کے لیے شکر گزار ہوں۔ امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ بعافیت ہوں گے۔

آج مائکروفلم کے مکبرات بھی صحیح وسلامت مل گئے۔ بہت بہت شکریہ بعض ناخوانا ہیں۔ غالباً اصل کی خرابی اس کی اور سخت بے ترتیبی کا باعث ہے۔ از راہِ کرم کراچی کا وہ پتہ ارسال فرماویں جہاں مبالغ بھیجے جائیں۔ والسلام مع الاکرام.

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۴۱)

No .95/P.F.

۱۳ جون ۱۹۵۶ء

مکرمی

اس سے پہلے تشکر کے ساتھ اطلاع دے چکا ہوں کہ تصاویر تاریخ تیمور کا پارسل موصول ہو گیا ہے۔ یہ دریافت کیا گیا تھا کہ کراچی میں ان تصویروں کے اخراجات کی رقم کس پتے پر بھیجی جائے۔ ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ فہارس العقد کی دونوں جلدیں خدمت میں بھیجی گئی [کذا، گئیں] بظاہر وہ بھی آپ کو ابھی موصول نہیں ہوئیں۔

آپ نے عید الفطر والے عنایت نامے میں لکھا تھا کہ بیگم نذرو کی نئی درخواست مجھے بھیج رہے ہیں مگر یہ درخواست مجھ کو اب تک نہیں پہنچی۔ اگر کوئی اور آرٹیکل تیار ہو گئے ہوں تو از راہِ کرم ارسال فرمائیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ داؤد صاحب (۶۷) استنبول پہنچ چکے ہیں۔ کیا پڑھا رہے ہیں اور ترکی نہ جاننے کے باوجود کس طرح درس دیتے ہوں گے (۶۸)۔

جناب Ülgen نے وعدوں کے باوجود ابھی تک آرٹیکل نہیں بھیجا بہت ہی افسوس ہے۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بہمہ وجوہ بخیر وعافیت ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ.

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

۴-شارع طورنون، پاریس ششم، فرانس.

☆☆......☆☆

(۴۲)

۲۹ جون ۱۹۵۶ء[؟]

مخدومی ومکرمی

السلام علیکم، ۲۹ دسمبر کا عنایت نامہ موصول ہوا، اس کے بعد حضرت الفاضل آقای زکی ولیدی کا عطوفت نامہ مورخہ ۴ جنوری ۱۹۵۶ء (۶۹) پر بھی جو سطور آپ نے لکھیں وہ میں نے مطالعہ کیں۔ حقیقت یہ ہے کہ زبدۃ التواریخ کے مائکروفلم یا فوٹوسٹیٹ نقل کے دام مجھ کو پلے سے دینے ہوں گے اس لیے سعی فرمائیں کہ خرچ کم از کم ہو۔ یہ مسئلہ بھی پیش نظر عالی رہے کہ زیادہ رقم یہاں سے بھیجنے میں سخت اشکال ہے۔ میرے موجودہ مقصد کے لحاظ سے زبدۃ التواریخ کا وہ حصہ جو تاریخِ تیمور پر مشتمل ہے (انتہا وہ حصہ جو تاریخ شاہرخ پر منحصر ہے) مطلوب ہے۔ مگر آقای زکی ولیدی فرماتے ہیں کہ نسخہ N1659 کے اوراق اتنے بے ترتیب ہیں کہ مطلوبہ اوراق کو علیحدہ کرنا ممکن نہیں۔ اب آپ فرمائیں میں اس کا کیا حل تجویز کروں؟ ساری کتاب کے دام تو غالباً بہت ہوں گے، اور وہ حصے جو سیرت وغیرہ پر لکھے ہیں ان کی مجھ کو ضرورت بھی نہیں ہے۔ ان سب چیزوں پر غور فرما کر فیصلہ کرلیں، اگر یہ ممکن نہ ہو کہ تاریخِ تیمور مع تاریخ شاہرخ اس سے علیحدہ کی جاسکے تو پھر شاید مائیکروفلم ہی سے گزارہ کرنا ہوگا اور وہی بھیجی جائے بعد اس کے اداِ زر کا سہل طریقہ تجویز فرمادیں۔ یعنی آیا کراچی میں آپ کے کسی عزیز کو ادائیگی ممکن ہوسکتی ہے یا نہیں؟

جس مُکبّر آلہ کا آپ ذکر کرتے ہیں اس کو خرید کر یہاں بھیجنا شاید درآمد کی رکاوٹ سے مجھ کو دوچار کردے ورنہ وہ ہے تو بہت کام کی چیز۔

۲- اب رہا اس فرانسیسی ریسرچ سٹوڈنٹ کا معاملہ جس کو اردو کی تکمیل کے علاوہ یہاں رہ کر اسلامی آثارِ قدیمہ پر ڈاکٹریٹ کے مواد کو فراہم کرنا ہے۔ میں نے اس معاملہ پر غور کیا ہے مجھ کو آسان طریقہ حسبِ ذیل نظر آتا ہے:

یونیورسٹی میں دوسو روپے ماہوار کی چند ریسرچ سٹوڈنٹ شپ ہیں۔ اگر شخص معلوم خان بہادر میاں افضل حسین، وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی کو ایک درخواست اس مضمون کی بھیج دیں کہ فلاں فلاں مطلب کے لیے ان کو ایک ریسرچ

سٹوڈنٹ شپ عنایت کیا جائے اور وہ پنجاب یونیورسٹی میں آکر کسی پروفیسر کی رہنمائی میں کام کرے گا تو خیال ہے کہ شاید اتنی صورت تو بن جائے۔ یہ بھی اس میں اضافہ کیا جاسکتا ہے کہ اگر پارٹ ٹائم فرنچ لکچرر فرانسیسی کی حیثیت سے وہ یونیورسٹی میں یا کسی کالج میں کام کرسکے تو وہ اس کے لیے بھی آمادہ ہیں۔ مثال کے طور پر یہ لکھا جاسکتا ہے کہ اسلامیہ کالج فار وومن لاہور اگر فرانسیسی میں جماعت کھول دے تو وہ اس میں بصورتِ اجازت وقت دینے کو تیار ہیں۔ میں بڑی خوشی سے انسائیکلوپیڈیا کی طباعت کے سلسلے میں بھی ان سے پروف خوانی وغیرہ میں بامعاوضہ مدد لے سکوں گا لیکن ظاہر ہے کہ وہ اتنا زیادہ کام نہیں ہے Bibliography میں اتنی زیادہ چیزیں نہیں ہوتیں۔ بہرحال اگر ان میں سے کوئی تجویز قابلِ قبول ہو اور کوئی درخواست یہاں بھیجی جائے تو اس کی نقل میرے پاس بھی ارسال فرمائیں۔ میں اسلامیہ کالج لاہور سے بھی دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

''احابیش'' سے متعلق زیادات موصول ہوگئیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جو آرٹیکل ابھی آپ ہی کے پاس ہیں وہ کب تک موصول ہوں گے؟ والسلام مع الاکرام.

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

۴-شارع طورنون، پاریس ششم

☆☆......☆☆

(۴۳)

ار جولائی ۱۹۵۶ء

مکرمی جناب ڈاکٹر صاحب

اس سے قبل دو مرتبہ زبدۃ التواریخ کے عکسوں کی موصولی کی اطلاع ارسالِ خدمت کر چکا ہوں۔ اس کے متعلقہ مصارف کی ادائیگی کا مسئلہ ابھی معلق ہے۔ عرصہ ہوا میں نے عرض کیا تھا کہ بہت آسانی ہوگی اگر آپ کے کراچی کے اعزہ کو مصارف کی رقم ادا کی جائے۔ اور آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ یہ ممکن ہے۔ عکسوں کی موصولی کے بعد دو مرتبہ یہ امر معروض ہو چکا مگر ابھی تک اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ یہ امر میری پریشانی کا باعث ہے۔ ازراہِ کرم جلد توجہ فرما کر وہ پتہ ارسال فرمائیں جس پر یہ رقم بھیجی جاسکے۔

مسز ندرو کے متعلق ابھی آپ نے تحریر نہیں فرمایا کہ پرنسپل چیفس کالج نے ان کو کیا جواب دیا اور اگر انھوں نے وائس چانسلر صاحب کو کوئی درخواست بھیجی تو اس کا کوئی جواب موصول ہوا یا نہیں؟ ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔

بقایا آرٹیکل جو آپ کو تفویض ہوئے ہیں ان کا انتظار ہے۔ امید ہے کہ مزاج عالی بہمہ وجوہ بخیر و عافیت ہوگا ان شاء

اللہ العزیز۔

اتنا لکھا جا چکا تو ۱۰ ذی قعدہ والا مکتوب عنایت موصول ہوا۔ شیخ محمد اشرف (۷۰) کو عنقریب ۲۵ روپے کی رقم ادا کردی جائے گی۔ افریقی آثار کا اصل مقالہ بھیجنے میں یہ خطرہ ہے کہ راستے میں گم نہ ہو جائے۔ میں غور کروں گا کہ اس کے متعلق کیا کیا جائے۔ فہارس العقد موصول ہونے پر اطلاع ضرور بخشیں۔ آپ ''افریقی تعمیرات'' کے مسودے کے سوا باقی تراجم وغیرہ بعد ترمیم واضافہ مکمل کر کے ارسال فرمادیں۔ والسلام

''احمد'' والے آرٹیکل کی تصحیح کے لیے نوٹ لکھیں۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۴۴)

No.93/P.F. ۱۴ جولائی ۱۹۵۶ء

Dated. 14.7.56 مکرمی

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عنایت نامہ کا شکریہ! حسب الارشاد واجب الادا رقم فی الحال اپنے پاس رہنے دیتا ہوں لیکن مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق اگلے چند مہینوں کے اندر ہی احکام صادر فرمادیے جائیں۔ اس لیے کہ حساب لمبا ہو جانے سے بعض اوقات کچھ باتیں بھول بھی جاتی ہیں۔

۱- 'مارسے' کا مضمون اسی ڈاک سے بذریعہ رجسٹری ہوائی ڈاک بھیجا جا رہا ہے۔

۲- مقالہ ''احمد'' کے متعلق آپ کے تعلیقہ کا شکریہ (۷۱)! اس کے متعلق مفصل پھر عرض کروں گا۔

۳- مولوی میمنی نے النتف کے نام سے ابن رشیق اور ابن شرف کے چند اقتباسات ۱۳۰ صفحے کے ایک رسالے میں بترتیب تہجی درج کیے ہیں۔ اس میں قافیۃ الہمزہ کے ذیل میں بحرِ کامل کے صرف دو اقتباسات دیے ہیں۔ پہلا اقتباس ۱۱ شعر کا ہے اور دوسرا پانچ کا۔ جس مطلع کا آپ ذکر کرتے ہیں وہ اس میں نہیں ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ پہلا اقتباس آپ کا مطلوبہ اقتباس ہو۔ وہ میں یہاں نقل کئے دیتا ہوں:

و أتتكَ من كسب الملوك زَرافةٌ شَتّى الصفات لكونها اِثناء

جمعت محاسنَ ماحَكتُ فتناسبت فى خَلقها و تنافت الأعضاء

تَحتَشُهَا بين الخوافق مِشيةٌ بادٍ عليها الكبرُ و الُخيلاءُ

وتَمُدُّ جِيدًا فى الهواء يَزِينُها | فكأنَّه تحت اللِواءِ لِواء
حُطَّتْ مَآخِرُها و أشُرفَ صَدرُها | حتى كأنّ وقوفَها اِقعاء
وكأنَّ فِهرَ الطِيب مارجَمَتُ به | وجهَ الثرَى لولُمَّتِ الأجزاءُ
وتخيَّرت دون الملابس حُلَّةً | عيَّتُ لصنعة مثلها صَنُعاءُ
لونًا كلون الزَبل إلّا أنّه | حِلِيٌ و جزّع بعضَه الجُلّاءُ
أو كالسحاب المسكفهِرّة خَيّطتُ | فيه البروقُ و ميضُها اِيماءُ
أومثل ما صَدِئتُ صفائحُ جوُ شَنٍ | وجرى على حافاتهنّ جِلاء
نِعُم التجافيفُ التى ادّرعت به | من جِلُد ها لوكان فيه وقاء(۷۲)

(عبدالعزیزالیمنی الراجکوتی،(م۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء)النُتف (من شعرابن رشیق وزمیلہ ابن شرف)ابی البرکات عبدالعزیزالیمنی)۔مطبعۃ السلفۃ ومکتبھا،القاھرہ۱۳۴۳ھ،ص۴-۵)

کندی کے رسالۃ فی الشعاعات کے متعلق افسوس کہ میری نظر سے کچھ نہیں گزرا(۷۳)۔

پاکستان کی علمی سرگرمیوں کی سرگذشت لکھنے کے لیے رسالوں اور کانفرنسوں کی رپورٹیں وغیرہ مطلوب ہوں گی، میں کوشش کروں گا کہ یہ موادفراہم ہوجائے اوراس سے نوٹ مرتب کرلیا جائے۔لیکن اس میں کچھ وقت لگے گا(۷۴)۔

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۴۵)

۳/اگست۱۹۵۶ء | No.117/P.F.

مکرمی | Dated. 3.8.56

ابن رشیق کے اشعار جو میں نے لکھے تھے وہ مولوی میمنی نے العمدۃ طبع مصر۱۳۲۵[ھ]،جلد۲،ص۲۲۸و۲۲۹ کے حوالہ سے دیے ہیں اور بساط العقیق،ص۴۳و۴۴ کا حوالہ بھی دیا ہے۔دوسری نظم خمریہ ہے جس سے یہ شعر لیے ہیں(بحوالہ بساط العقیق،ص۷۰):

قدر المُدامة فوق قدر الماء　　فارغبُ بكأسِك عن سِوى الاكُفاءِ

مالى و مزُجَ الراح إلا فى فمى　　بالرِيُق من فمٍ غاةٍ حسُناء

ذاك المِزاجُ و إن تعدّ انى الذى　　فى المُزُن من ذى رِقَّة و صفاء

أشهى و أبلغُ فى الفؤاد مسرَّةً　　من غيره و أدبُّ فى الأعضاء

لى الصِرُفُ إن فرِح النديم ولم أكن　　مستأثرا فيها عن النُد ماء(۷۵)

والسلام

مخلص

محمد شفیع

بخدمت جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

پاریس.

☆☆......☆☆

(۴۶)

No.127/P.F.

Dated 13.8.56

مکرمی ومحترمی

وعلیکم السلام۔۲[کذا، یکم] محرم کا کارڈ کل شام کو ملا۔ پاکستان کی علمی سرگرمی کے متعلق یادداشت کے متعلق آپ فرماتے ہیں کہ اس کی موصولی سے آپ مطلع فرما چکے ہیں وہ اطلاع مجھ کو نہیں ملی۔ دریافت طلب صرف یہ امر تھا کہ آپ کے مقصد کے لیے یہ نوٹ مفید ہوسکتا ہے یا نہیں؟

۲- انڈکس عقد (۷۶) ۲:۱۲۹،س ۷ آپ کا خیال غالباً درست ہے کہ لشکر کی بجائے کسکر چاہیے اس لیے کہ زندورد کسکر کے چار طماسیج میں سے ایک ہے اور اسی لیے اضافت اس کی طرف کی گئی ہے (ابن خورداذبہ، ص ۷ س ۳ و ص ۲۳۵ س ۱۲)۔ میں نے حواشی میں صرف جمہرة ابن الکلبی کی عبارت نقل کرنے پر قناعت کی تھی اس کی تصحیح کے درپے نہیں ہوا تھا۔

West-Haug کی *Glossary and Index of the Pahlavi Texts etc.*, Bombay, 1874.

ص ۶۷ پر اردا ویراف کے مواضع کے حوالے سے Bâmêk (بامیک) کی تشریح یوں کی ہے:

adj., brilliant, splendid, magnificent, beautiful comp. pers.بام 'dawn'.

یہی کلمہ معلوم ہوتا ہے اور شاید آخر میں کاف خاء کی آواز دیتا ہو۔ کوئی پہلوی دان اس پر روشنی ڈال سکے گا۔ کسی پہلوی دان سے ذرا پوچھ ہی لیجئے گا۔

میں نے کراچی خط لکھ دیا ہے آپ بھی چاہتے ہیں کہ چک انہی محی الدین صاحب (۷۷) کے نام بنایا جائے؟

آپ نے لیڈن انسائیکلوپیڈیا میں سلیمان پر مقالہ ملاحظہ فرمایا ہے اس کو آپ کسی سے اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق لکھوا سکتے ہیں (۷۸)؟ والسلام.

مخلص

محمد شفیع

جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

پاریس.

☆☆......☆☆

(۴۷)

No.130/P.F.

Dated 24.8.56

مکرمی

کل کی ڈاک سے مسز نذرو (۷۹) کا ایک خط مجھے موصول ہوا۔ انھوں نے لکھا تھا کہ وہ اپنے لفافے میں ایک درخواست مع صداقت نامہ بھیج رہی ہیں۔ وہ مجھے نہیں ملا۔ اب آپ ہی مجھ کو وضاحت سے مطلع فرمائیں کہ:

۱- یہ محترمہ لاہور میں ایم اے اردو کی جماعت میں داخل ہو کر ایم اے کرنا چاہتی ہیں؟ اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ ریسرچ کرنا چاہتی ہیں؟ مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ وہ اسلامی فن تعمیر کے متعلق ریسرچ کرنا چاہتی تھیں۔ ظاہراً اس یونیورسٹی میں ان کی رہنمائی کرنے والا کوئی نہ ہوگا البتہ آثارِ قدیمہ کے دفتر لاہور والے شاید کچھ مدد دے سکیں۔

۲- میں سمجھتا ہوں کہ ان مشاغل کے ساتھ ساتھ وہ کچھ ایسا کام بھی کرنا چاہتی ہیں جس سے اوقات بسری بھی ہو سکے۔ جہاں تک میں اندازہ لگا سکتا ہوں غالباً اسی سال اردو دائرۃ معارف کی طباعت کا کام شروع ہو جائے گا۔ اس میں Bibliography کے حصے میں انگریزی فرانسیسی وغیرہ کتابوں کے حوالے ہیں۔ اردو دانی اور فرانسیسی کی وجہ سے وہ اس کام میں مفید ہو سکتی ہیں۔ کیا وہ کارِ طباعت، پروف خوانی اور ٹائپ جانتی ہیں؟ انگریزی اور جرمن میں ان کا کیا حال ہے؟ اگر ان کا پورا کیس میرے سامنے ہو یعنی ان کی درخواست اور ان کے صداقت نامے اور آپ کا سفارشی خط جس

کی ذیل میں آپ یہ کاغذات میرے پاس بھیجیں تو کوشش کی جائے کہ ان کو پارٹ ٹائم کام کے لیے یونیورسٹی سے کچھ آذرقہ مل جائے۔ اگر وہ ٹائپ بھی جانتی ہوں تو مسودہ کی تیاری میں بھی شاید کچھ مدد دے سکیں گو یہ لازمی نہیں ہے۔

بہر حال مجھ کو ان تمام جزئیات سے مطلع فرمائیں تا کہ میں دیکھ سکوں کہ آیا دائرۂ معارف کے متعلق ان کی خدمات سے کچھ فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے یا نہیں؟ ظاہراً تو ٹھکانے کی بات معلوم ہوتی ہے۔ وہ اپنے لیکچرز بھی لے سکتی ہیں جو دن میں ایک دو گھنٹے سے زیادہ نہ ہوں گے۔ باقی وقت ہمارے کام میں لگا سکتی ہیں۔ جب تک ہاتھ کے لکھے ہوئے اردو کے رسم الخط سے پوری طرح سے مانوس نہ ہوں اور اس کے پڑھنے کی عادی نہ ہوں تب تک شاید کچھ دقت ضرور ہوگی۔ امید ہے کہ وہ محنت کش اور دل لگا کر کام کرنے والی خاتون ہوں گی۔

اب یہ سارا معاملہ آپ کے سامنے ہے اس کو سوچ کر مجھ کو ضروری اطلاعات جلد عنایت فرمائیں۔ والسلام مع الاکرام.

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر حمید اللہ صاحب

پیرس.

☆☆......☆☆

(۴۸)

No.132/P.F.

Dated 30.8.56

مکرمی

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام طبع جدید میں 'عبد القیس' پر ایک مقالہ ہے۔ آخر سے تقریباً نصف کالم پہلے مقالہ نگار لکھتا ہے کہ اسلام لانے سے پہلے یہ قبیلہ عیسائی تھا۔ قبیلے کے تھوڑے سے نام بت پرستی پر بھی دلالت کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک اُفکل ہے جو بابلی زبان کا لفظ ہے مگر ناواقفیت کی وجہ سے روایت نے "made of' Amral-Afkal a representative of *hybris*"، یہ hybris کیا چیز ہے(۸۰)؟

۲- ایک مقالہ عبد القادر الجزائری پر بھی جدید طباعت میں ہے۔ اس میں الجزائر کے بعض مقامات کے نام آئے ہیں۔ یہاں ان ناموں کی فہرست دیتا ہوں اگر ہو سکے تو ان کی عربی صورت لکھ دیجئے:

Macta مقطع؟

Boghar	بوغر؟ بوغار؟
Taza	تازا؟ تازہ؟
Saida	سیدہ؟ سیدا؟
Lilla Maghnia	لِلّہ مغنیہ؟
Isly	اِسلی ؟

۳- کل ۴۷۵ روپے کا چیک کراچی بھیج دیا گیا ہے۔ فہارس العقد میری طرف سے ہدیہ ہے۔ والسلام مع الاکرام

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

☆☆......☆☆

(۴۹)

No.13/P.F.

Dated 1.9.56

مکرمی

شمالی افریقہ کے فن تعمیر والا ترجمہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ کب تک اس کے پہنچنے کی توقع کی جاسکتی ہے؟

یاجوج [ماجوج]، یہود اور یوشع والے مضمون بھی امید ہے کہ تیار ہو گئے ہوں گے اور ان کو جلد ارسال فرمادیں گے۔

نہایت افسوس ہے کہ الگن صاحب نے اور ڈاکٹر منجّد صاحب نے مضامین بھیجنے کے متعلق مطلق توجہ نہیں کی۔

کتاب الذخائر، الوثائق اور انساب بلاذری کی طباعت کس منزل پر ہے؟ (۸۱) اور اصولِ لغہ کی ترتیب آپ نے شروع فرمادی ہے یا ابھی نہیں۔

امید ہے کہ آپ بہمہ وجوہ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام مع الاکرام.

مخلص

محمد شفیع

ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب

(۵۰)

No.155/P.F. of Chairman

Dated 26.10.56

مکرمی

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۱۷ستمبر ۱۹۵۶ء/صفر ۱۳۷۶ھ و۱۳ ربیع الاوّل ۱۳۷۶ھ انہی دنوں میں مجھ کو موصول ہوا۔ میں روم اور استنبول گیا ہوا تھا وہاں سے ۸/۱۰کتوبر کو واپس آیا (۸۲)۔ خط ملنے کے بعد میں منتظر تھا کہ درخواست جس غلط پتے پر بھیج دی گئی ہے وہاں سے کسی کارروائی کی اطلاع مجھے موصول ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ درخواست گاؤخورد ہوگئی ہے۔ مصلحت یہ تھی کہ درخواست میرے پاس آتی اور اس پر سفارش درج کرتا لیکن یہ نہ ہوسکا۔

اب مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ محترمہ گورنمنٹ کالج کے پرنسپل کے نام ایک درخواست بھیج دیں۔ وہاں فرنچ لکچرر کی جگہ خالی بتائی جاتی ہے۔ مگر یہ درخواست پیرس یونیورسٹی کے استادوں کی سفارش کے ساتھ بھیجی جائے اور اس میں محترمہ اپنی لیاقت اور تجربے وغیرہ کا پورا حال بیان کریں اور زوردار صداقت نامہ فرانسیسی پڑھانے کے لیے ہمراہ بھیجیں۔ درخواست میں یہ بھی لکھ دیں کہ انہوں نے اردو میں بی اے پاس کیا ہوا ہے۔ یہ درخواست پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور کے نام کے لفافہ میں ڈالیں اور پھر دوسرے لفافے میں ہوائی ڈاک کے ذریعے میرے پاس پہنچا دیں۔ اگر وہ اس وقت یہاں ہوتیں تو جگہ ان کو فوراً مل جاتی۔ گورنمنٹ کالج کی فرانسیسی کی پہلی لکچرر اس وقت فرانس میں ہے اور اس نے محکمہ کو اطلاع دی ہے کہ میں نہیں بتا سکتی کہ میں کب آؤں گی۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ان کا لئن (Lien) رکھتی ہے یا نہیں بہرحال درخواست بھیج دینی چاہیے اور نتیجہ کا انتظار کرنا چاہیے۔

امید ہے کہ تراجم آپ نے آج روانہ کردئے ہوں گے۔

استنبول میں آپ کو بہت یاد کیا۔ بروسہ میں مطلع سعدین جلد اوّل کا ایک نسخہ ہے جو مصنف کا خود نگاشتہ بتایا جاتا ہے۔ اس کا مائکروفلم مطلوب تھا مگر بازار میں فلم مطلق نہ تھا اگر اتنا فلم آپ استنبول اپنے ہمراہ لے جاسکیں جس سے چالیس پچاس ورق تیار ہوکر آسکیں تو کم سے کم اس نسخے کا ابتدائی حصہ میرے سامنے ہوسکے اور میں اندازہ لگا سکوں کہ کتاب کی تصحیح میں وہ کہاں تک مفید ہے۔ اس کی قیمت آپ آقای ولیدی سے وصول کرلیں جن کے پاس میں کچھ ترکی لیرے جمع کرا آیا ہوں، ظاہراً کسی بڑے پیمانے میں فلم استنبول کے اندر لانا ممنوع ہے مگر شاید خفیف سی مقدار ممنوع نہ ہو۔

آپ کی جو کتابیں پریس میں جارہی ہیں یا چھپ رہی ہیں ان کا ذکر پڑھ کر بہت خوشی ہوئی کثر اللّٰہ امثالکم فینا۔

اصولِ لغہ کا معاملہ میری سمجھ میں بھی نہیں آیا وہ بھی اصل مکتوب دیکھ کر پھر عرض کروں گا۔ بعض کلمات جس [کذا، جن] پر آپ نے روشنی ڈالی ہے اس کا بہت بہت شکریہ (۸۳)۔

بیگم نذرو کا بھی ایک خط موصول ہوا تھا، درخواست کے متعلق ان کو بھی لکھ چکا ہوں۔ میرا ایک دو ہتا مسٹر احمد عارف کمال فرنچ گورنمنٹ کے وظیفہ پر پیرس پہنچا ہے۔ میں نے اس کو ہدایت کی ہے کہ آپ کی خدمت میں پہنچ کر شرف حضور حاصل کرے اور آئندہ بھی حاضر ہوتا رہے۔ نیک بچہ ہے اور برسوں میرے ہی ہاں رہا ہے۔ بی اے درجہ اوّل میں پاس کیا ہے اور فرنچ اور بعض اور مضامین میں یونیورسٹی بھر میں اوّل آیا ہے۔

ضروری ہے کہ نیک صحبت میں رہے اور محنت سے کام کرے جس کا وہ ہمیشہ سے عادی ہے مگر ماحول نیا ہے۔

همه فکرم پی تو از این است
که تو طفلی خانه رنگین است

مخلص

محمد شفیع

Dr. Muhammad Hamidullah

4-Ruedo Tournon

Paris VI, FRANCE

حواشی وتعلیقات

۳۵ ب) اس حاشیے کی عبارت یوں پڑھی جائے: سلیمان المہری (سلیمان ابن احمد بن سلیمان، ۱۴۸۰ـ۱۵۵۰ء) سولھویں صدی عیسوی کے نصفِ اول کا فن جہاز رانی کا مشہور ومعروف عرب ماہر (معلم البحر)۔اس نے بحر ہند، مغربی چین کے سمندر اور ایشیا کے بڑے مجمع الجزائر کے سمندروں میں ہدایاتِ جہاز رانی سے متعلق متعدد (پانچ رسائل) تصنیف کیے (دیکھیے اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ، جلد۱۱،ص۲۵۳ـ۲۶۶)۔

۳۶) معروف برطانوی (سکاٹش) مستشرق اور انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کے ادارۂ تحریر نیز مجلس انتظامیہ کا ممتاز رکن (۱۹۳۷ـ۱۹۷۱ء)۔۱۹۲۲ء میں لندن یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ ۱۹۲۱ـ۱۹۳۷ء تک اسی یونیورسٹی میں تدریسی خدمات انجام دیں۔اس دوران میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے مدیر رہے جس کا سلسلہ ۱۹۷۱ء تک جاری رہا۔۱۹۳۷ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر ڈی ایس مارگولیوث کے جانشین ہوئے (پروفیسر عربک کے طور پر)۔اور اٹھارہ سال تک اس منصب پر فائز رہے۔۱۹۵۵ء میں امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر ہوگئے۔عربی ادبیات، تاریخ اسلام، اور اسلامی تہذیب وتمدن اور معاشرہ وریاست پر مغرب کے اثرات اسلام جیسے موضوعات پر ایک درجن تالیفات اور درجنوں مقالات کے مصنف۔ جے ایچ کرامرس کے اشتراک سے مختصر انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی تدوین کی۔(۱۹۵۳ء)۔احوال وآثار کے لیے دیکھیے: Albert Hourani, "Gibb, Sir Hamilton Alexander Rosskeen, 1895-1971", in Oxford Dictionary of National Biography (Oxford University Press, 2004), بذیل مادہ۔ نیز George Makdisi, "Biographical Notice", Pgs. xv-xvii, in Arabic and Islamic Studies, in Honour of Hamilton A. R. Gibb, Ed. Giorgio Levi Della Vida (Leiden: Brill Publishers, 1965).

۳۷) انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے دوسرے ایڈیشن کی تدوین (۱۹۵۴ـ۲۰۰۵ء) کے ابتدائی دور میں متعدد مسلمان فضلا کو اس کی مجلس ادارت کا شریک رکن (Associate Member) بنایا گیا۔ پہلی جلد کی تدوین کے دوران میں پاکستان سے پروفیسر محمد شفیع، ترکی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی مجلس ادارت کے رئیس عبدالحق عدنان ادیوار، معروف ترک مؤرخ فؤاد کوپرولو، خلیل مردم بے، حسن تقی زادہ، ابراہیم مذکور، ایچ ایچ عبدالوہاب، ہندوستانی فاضل اے اے فیضی، شامل کیے گئے۔ پروفیسر محمد شفیع کے انتقال (۱۳ مارچ ۱۹۶۳ء) کے بعد جلد۳ کی تدوین کے زمانے میں کچھ نئے ارکان مقرر کیے گئے۔جن میں پاکستان سے اے ایس بزمی انصاری (۱۹۱۳ـ۱۹۸۹ء) (ایڈیٹر انگریزی مجلّہ اسلامک اسٹڈیز، ادارۂ تحقیقات اسلامی کراچی؛ مقالہ نگار اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ) اور معروف ترک مؤرخ خلیل ایناَلجق (مئی ۱۹۱۶ تا جولائی ۲۰۱۶ء)، کے نام شامل ہیں۔ بزمی انصاری (اصل نام عبدالصمد) کا نام پانچویں جلد کی تدوین (۱۹۷۹ء تا ۱۹۸۲ء) تک شامل رہا۔

۳۸) فہارس لسان العرب (انڈکس) پروفیسر عبدالقیوم نے پروفیسر مولوی محمد شفیع کی نگرانی میں مرتب کیا جو ان کی وفات کے

بعد ان کے صاحبزادے میجر زبیر قیوم کی مساعی کی بدولت اشاعت پذیر ہوا(مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۱۴۲۸ء/۲۰۰۷ء، ۴ جلدیں)۔

۳۹) انصاف المصاریف فہارس لسان العرب کی چوتھی جلد میں آئی ہیں۔

۴۰) احمد زکی ولیدی طوغان (۱۸۹۰-۱۹۷۰ء): ممتاز ترک محقق و مؤرخ اور تحریک آزادی باشقر دستان کے ایک اہم رہنما۔ جمہوریۂ باشقر دستان (باشقیریا) میں ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی دینی تعلیم اور فارسی و عربی کی تعلیم کے بعد قازان (تاتارستان) یونیورسٹی سے گریجوایشن کی تکمیل کی اور اور معلّمی کا پیشہ اختیار کیا۔ اوفا کے مدرسۂ قاسمیہ میں بطور معلم مقرر ہوئے۔ جلد ہی میدانِ سیاست میں وارد ہوئے، روس کے اشترا کی انقلابیوں سے متاثر ہو کر۔ اشترا کی روش میں مسلمانوں کے بہتر مستقبل کی امید پر۔ ۱۹۱۸ء کی دستور ساز اسمبلی کے لیے باشقیریا کی طرف سے نمائندے منتخب ہوئے۔ تاہم یہ اسمبلی نہایت قلیل العمر ثابت ہوئی۔ ایک مختصر عرصہ کے لیے لینن، ٹراٹسکی اور اسٹالن کے حامی رہے۔ تاہم اسمبلی کے تحلیل کیے جانے کے بعد بولشویک انقلابیوں کے طرز فکر و عمل سے مایوس ہو کر ان کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ ۱۹۲۰ء میں بخارا چلے گئے اور ترکی کے وزیر حرب انور پاشا کے ساتھ مل کر روسی اشترا کیوں کے خلاف ترکستان کی تحریک آزادی باشماچی تحریک منظم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ انور پاشا کی وفات (۱۹۲۲ء) کے بعد باشماچی تحریک ماندھ پڑ گئی تو ۱۹۲۳ء ترک وطن پر مجبور ہوئے۔ ایران، افغانستان اور یورپ میں تین سالہ قیام کے بعد ترکی چلے گئے۔ جہاں ۱۹۲۷ء میں جامعۂ استانبول میں تاریخ کے پروفیسر اور معہد الدراسات الاسلامیہ (ادارۂ علوم اسلامیہ) کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ وہ طویل عرصے تک اس ادارے میں تحقیق و تدریس نیز اس ادارے کے مجلّے ریویو آف دی انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز کی ادارت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ جامعۂ استانبول میں مستشرقین کی بائیسویں عالمی کانگرس (منعقدہ ۱۵ تا ۲۲ ستمبر ۱۹۵۱ء) کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری انجام دی۔ وہ ترکی انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کی مجلس ادارت کے ممتاز رکن تھے۔ پروفیسر زکی ولیدی طوغان مشرق و مغرب کی کئی زبانوں (ترکی، عربی، فارسی، انگریزی، جرمن، روسی وغیرہ) پر مہارت رکھتے تھے۔ ترک اقوام کی زبان اور تاریخ ان کی دلچسپی اور اختصاص کے خاص میدان تھے۔ ان موضوعات پر ایک درجن تالیفات ان کی یادگار ہیں (اکثر بزبان ترکی)، جن میں سے: خاطرات (سیاسی زندگی، تحریک آزادی ترکستان سے متعلق یادداشتیں) (استانبول ۱۹۶۹ء) جس کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے (۲۰۱۲ء)۔ نیز ترکستان کی جدید اور عصری تاریخ (استانبول ۱۹۴۷ء)، بطور خاص قابل ذکر ہیں۔ پروفیسر محمد شفیع سے گہرے دوستانہ مراسم تھے۔ ارمغان علمی کے لیے ایک مقالہ بعنوان ''تحقیق نسب امیر تیمور'' (بزبانِ فارسی) کے عنوان سے لکھا (ارمغان علمی، ص ۱۰۵-۱۱۳)۔ احوال و آثار کے لیے دیکھیے:

H. Jansky, M. Dickson and Ç. Uluçay, Zeki Velidi Togan and his works (Istanbul: Maarif Basimevi, 1955), 50 pp.; Ahmad Zeki Velidi Togan, Memoirs: National Existence and Cultural Struggles of Turkistan and other

Muslim Eastern Turks (trans. H. B. Paksoy) (North Charleston, SC: CreateSpace, 2012); Geoffrey Wheeler, "Obituary: Zeki Velidi Togan", Asian Affairs, 2:1 (1971), p. 56.

مقالات:

Ahmed Zeki Velidi Togan, The Concept of Critical Historiography in the Islamic World of the Middle Ages", (trans. M. S. Khan), Islamic Studies (IRI-IIUI), Vol 16, No. 4 (1977), pp. 303-326.

Zeki Velidi Togan,"The History of the World-Conqueror. `Ala-Ad-Din, `Ata-Malik Juvaini", Speculum 37: 4(1962), pp. 618-619.

۴۱) زبدۃ التواریخ بایسنغری (جس کا دوسرا نام مجمع التواریخ السلطانیہ ہے)، شہاب الدین عبداللہ بن لطف اللہ الخوافی بہدادنی معروف بہ حافظ آبرو (۸۳۳ھ/۱۴۲۹ء) کی تالیف ہے۔ حافظ آبرو تیمور (۷۹۰ تا ۸۰۷ھ) اور شاہرخ میرزا (۸۰۷ تا ۸۵۵ھ) کے معاصر تھے۔ اس کی تالیف کی چوتھی جلد میں تیمور (۷۹۰-۸۰۷ھ) کا حال بیان ہوا ہے۔ اس کتاب کی پہلی دو جلدیں کتب خانۂ امپیریل اکیڈمی سینٹ پیٹرز برگ میں محفوظ ہیں ایک جلد کا کچھ حصہ کتب خانۂ باڈلین (اوکسفورڈ) میں جبکہ اس تالیف کا ایک نسخہ طوپ قپوسرای میں محفوظ ہے۔

۴۲) مطلع السعدین علم انشاء کے موضوع پر یہ کتاب مل وارستہ سیالکوٹی ثم لاہوری (م ۱۱۸۰ھ/۱۷۶۶ء) تلمیذ میر محمد علی رائج سیالکوٹی (م ۱۱۵۰ھ/۱۷۳۷ء) کی تالیف ہے۔ جس میں مولف نے عمادالدین معروف بہ محمود گاوان کی تالیف مناظر الانشاء کی ترتیب و تحریر مطالب کا تتبع کیا ہے۔ دیکھیے: محمد بشیر حسین، فہرست مخطوطاتِ شفیع (بہ فارسی و اردو و پنجابی در کتابخانۂ دکتر مولوی محمد شفیع)، (لاہور پنجاب یونیورسٹی، ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء)، ص ۲۱-۲۲۔

۴۳) تکبیر بمعنی Enlargement

۴۴) ڈاکٹر محمد حمیداللہ اکثر و پیشتر اس نوع کی فرمائشوں کی تکمیل کے بعد مبالغ کی ادائیگی کراچی میں اپنے اعزا کو کروا دیتے تھے۔

۴۵) میاں امین الدین (آئی سی ایس)، (۱۸۹۸-۱۹۶۲ء) قیام پاکستان کے بعد متعدد اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ کے سربراہ نیز یکے بعد دیگرے بلوچستان، سندھ اور پنجاب کے گورنر رہے۔ بعدازاں ترکی میں پاکستان کے سفیر ہوئے
۔

۴۶) میاں امیرالدین (۲ فروری ۱۸۸۹ء-۱۰ اگست ۱۹۸۹ء)، لاہور کی ممتاز سیاسی و سماجی شخصیت، ایک عرصے تک انجمن حمایت اسلام کے صدر اور لاہور میونسپل کمیٹی کے میئر رہے۔ انھوں نے پنجاب کی سیاست میں اہم کردار ادا کیا اور تحریک پاکستان میں

سرگرم حصہ لیا۔احوال وآثار کے لیے دیکھیے: میاں امیرالدین، یاد ایام (خودنوشت سوانح عمری) (لاہور: کتب خانہ انجمنِ حمایت اسلام،۱۹۸۳ء)۔

۴۷) ارمغانِ علمی بخدمت پروفیسر محمد شفیع ،مرتبہ سید محمد عبداللہ (لاہور: مجلسِ ارمغانِ علمی، ۱۹۵۵ء) مراد ہے۔دیکھیے اوپر حاشیہ ۲۰۔

۴۸) عثمان توران، ترک سکالر جنھوں نے اردو دائرہ معارفِ اسلامیہ کے لیے چند مقالات تصنیف کیے۔

۴۹) معروف یہودی مستشرق پروفیسر برنارڈ لوئیس(Bernard Lewis ، ۱۹۱۶۔۲۰۱۸ء) مراد ہے جو طویل عرصے تک انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کی مجلس ادارت کا ایک مقتدر رکن رہا۔ وہ اس انسائیکلوپیڈیا کے اہم مقالہ نگاروں میں سے تھا۔ برنارڈ لوئس کا شمار تاریخ اسلام بالخصوص مشرق وسطیٰ کی تاریخ وسیاست کے ممتاز متخصصین میں ہوتا ہے۔اس نے ۱۹۳۹ء میں لندن یونیورسٹی کے سکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد اسی ادارے میں تدریس وتعلیم کا آغاز کیا۔ جنگ عظیم دوم میں برطانوی فوج کے محکمہ مخابرات (سراغ رسانی وخفیہ اطلاعات) میں خدمات انجام دیں۔ جنگ کے اختتام پر ایک بار پھر تدریس وتحقیق کی طرف لوٹ آیا اور مشرق وسطیٰ کی تاریخ کے پروفیسر کے طور پر تقریباً تین دہائیوں تک لندن یونیورسٹی سے منسلک ہوا۔۱۹۷۴ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی پرنسٹن یونیورسٹی (نیوجرسی) سے وابستہ ہوا۔ برنارڈ لوئس صہیونی ریاست اسرائیل کا کٹر حامی اور تہذیبوں کے تصادم کے نظریے کا حقیقی خالق تھا (دیکھیے ’’The Roots of Muslim Rage‘‘، در *The Atlantic Monthly*، جلد ۲۶۶، شمارہ ۳ (ستمبر ۱۹۹۰ء)، ص ۴۷۔۶۰)۔ وہ امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کی انتظامیہ (۲۰۰۱۔۲۰۰۹ء) کے مشیروں میں سے تھا، اور عراق پر امریکی حملے (۲۰۰۳ء) کے منصوبہ سازوں خصوصاً نائب امریکی ڈک چینی سے قریبی تعلق رکھتا تھا۔ برنارڈ لوئس نے سلطنت عثمانیہ، ترکی اور مشرق وسطیٰ کی تاریخ وسیاست سے متعلق موضوعات پر سو سے زائد مقالات اور دو درجن کے قریب کتابیں شائع کیں۔

۵۰) مولانا سعید انصاری (۱۶ فروری ۱۸۹۴ء۔۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء) اردو دائرۂ معارف اسلامیہ سے ۲ جنوری ۱۹۵۳ء کو بحیثیت ناظر (Checker) وابستہ ہوئے جس کا سلسلہ ان کی وفات تک جاری رہا۔ ان کے فرائض منصبی میں حوالہ جات اور سنین کی جانچ پڑتال نیز نقدِ روایات وغیرہ شامل تھے۔ انھوں نے بعض صحابہ اور صحابیات پر مقالات بھی تالیف کیے، جو شامل اشاعت ہوئے۔احوال وآثار کے لیے دیکھیے: محمد الیاس اعظمی، ’’مولانا سعید انصاری نشتر‘‘، معارف (اعظم گڑھ) ۱۸۲، ۲:۱۸۲ (شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ/اگست ۲۰۰۸ء)، ص ۱۰۰۔۱۲۲۔

۵۱) ڈاکٹر کہلے (Paul Ernst Kahle Kahle) (۱۸۷۵۔۱۹۶۵ء) معروف جرمن مستشرق۔احوال وآثار کے لیے دیکھیے:

Matthews Black, "Paul Ernst Kahle, 1875-1965", Proceedings of the British Academy , vol. 51 (London 1966), pp. 485-495. Paul Ernst Kahle’s research

activity through thedocuments of his archive: the KADMOS project / Bruno Chiesa; Maria Luisa Russo; Chiara Pilocane. - STAMPA. - (2013), pp. 349-363.

۵۲) صلاح الدین منجد، معروف شامی فاضل و محقق، دیکھیے اوپر حاشیہ ۴۔

۵۳) ارمغان علمی بخدمت پروفیسر محمد شفیع، مرتبہ سید محمد عبداللہ (لاہور ۱۹۵۵ء)۔

۵۴) حافظ ابرو کی زبدة التواریخ (مخزونہ پیرس) کے میکروفلم بنوانے کی طرف اشارہ ہے۔ دیکھیے اوپر حاشیہ ۳۲۔

۵۵) ڈاکٹر محمد حمید اللہ کے سفر استانبول اور وہاں ان کی تدریسی و تعلیمی سرگرمیوں کی طرف اشارہ ہے۔

۵۶) ڈاکٹر فاخر عز (۱۹۱۱-۲۰۰۴ء)، ترک محقق اور جامعۂ استانبول کے پروفیسر ترک زبان و ادبیات۔ ۱۹۳۸ء میں جامعۂ استانبول کی ادبیات فاکلتیسی میں ترک زبان و ادبیات کے لکچرر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۴ء میں اسی فاکلتیسی میں ترک زبان و ادبیات کے پروفیسر ہوگئے۔ ۱۹۷۰ء میں ریاست ہائے متحدہ امریکہ چلے گئے۔ ۱۹۷۷ء میں واپسی پر بوغازیچی یونیورسٹی میں حال ہی میں قائم کلیۂ ترک زبان و ادبیات سے وابستہ ہوئے۔ ۱۹۸۶ء میں وظیفہ حسن خدمت پر چلے گئے۔ ترک تاریخ اور زبان و ادبیات کے متخصص۔ جامعۂ استانبول میں ترکی زبان و ادب کے محاضر، ۱۹۵۴ء میں جامعۂ استانبول میں پروفیسر مسند ترک ادبیات جامعۂ استانبول فائز ہوئے۔ چند سال تک لندن یونیورسٹی کے اسکول آف اورینٹل اینڈ افریقن اسٹڈیز میں ترکی زبان کی تدریس پر مامور رہے۔ قدیم ترک زبان و ادبیات پر دو کتابیں ان کی یادگار ہیں: اسکی ترك ادبياتنده نظم (قدیم ترک شعرا کے کلام کا انتخاب، دو جلدیں، ۱۹۶۴ء) اور اسکی ترك ادبياتنده نثر (۱۹۶۶ء)۔ مزید براں ایچ سی ہنی (H.C. Hony) کے اشتراک سے ایک ترکی انگریزی لغت (An English Turkish Dictionary) مرتب کی (آکسفورڈ ۱۹۵۲ء)، بعد ازاں اے ڈی الڈرسن (A. D. Alderson) کے اشتراک سے ترکی انگریزی لغت (The Concise Oxford Turkish Dictionary) مرتب کی جو ۱۹۵۹ء میں آکسفورڈ سے شائع ہوئی۔ انھوں نے ترک انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کے لیے بہت سے مقالات تصنیف کیے۔ ان کے چند مقالات اردو دائرۂ معارف اسلامیہ میں بھی شامل اشاعت ہیں (دیکھیے مقالہ ''بلیغ''، در جلد ۴، ۸۹۰)۔

۵۷) بیگم مادام لیلیان نذر و پیرس کی رہائشی تھیں، ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے ربط و ضبط کے سبب اردو سے رغبت پیدا ہوئی۔ انھوں نے اردو سیکھی اور پیرس کی سوربون یونیورسٹی اور ادارۂ السنہ الشرقیہ سے فارغ التحصیل ہوئیں۔ وہ پاکستان میں قیام اور آثار قدیمہ کے موضوع پر تحقیق کی غرض سے ایک عرصہ تک اسکالرشپ کے حصول اور جزوقتی تدریس کے موقع کی جستجو میں سرگرداں رہیں۔ اس سلسلے میں پروفیسر محمد شفیع نے پروفیسر محمد حمید اللہ کی فرمائش پر ان کو ہر ممکن مدد بہم پہنچائی لیکن بیل منڈھے نہ چڑھ سکی (دیکھیے مراسلت پروفیسر محمد شفیع اور ڈاکٹر محمد حمید اللہ)۔ انجام کار پاکستان کے وزیر اعظم حسین شہید سہروردی (۱۸۹۲-۱۹۶۳ء) عہد وزارت (۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء - ۱۷ اکتوبر ۱۹۵۷ء) کی وساطت سے تعلیمی وظیفے پر پاکستان آئیں اور کراچی یونیورسٹی کے شعبۂ اردو

سے پروفیسر ابواللیث صدیقی (۱۹۱۶۔۱۹۹۴ء) کی نگرانی میں فرانسیسی مستشرق گارسیں دتاسی Garcin de Tassy (۱۷۹۴۔۱۸۷۸ء) کی تالیف Histoire de la littérature hindoui et hindoustani (تاریخِ ادبیاتِ ہندوستانی، طبع اول پیرس ۱۸۳۹۔۱۸۴۷ء، نظرِثانی شدہ دوسری اشاعت ۱۸۷۰۔۱۸۷۱ء) کو اردو میں منتقل کر کے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی (۱۹۶۱ء)۔ تفصیل کے لیے دیکھیے معین الدین عقیل، ''معروضات''، در گارسیں دتاسی، تاریخ ادبیاتِ اردو (مترجمہ: لیلیان سیکستن نازرو) (کراچی: پاکستان اسٹڈی سنٹر، ۲۰۱۵ء)، ص ۹۔۱۲۔

۵۸): پروفیسر بیسٹن (Alfred Felix Landon Beeston) (۱۹۱۱۔۱۹۹۵ء)۔ آکسفورڈ یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر (۱۹۵۵۔۱۹۷۹ء)۔ تاریخ عربی زبان و ادبیات خصوصاً زمانۂ قبل از اسلام کے عربستان کی زبانوں سے خاص دلچسپی تھی۔ عربستان کی قدیم زبانیں اور تہذیبیں، ان کی تحقیق کا خاص موضوع رہا۔ چنانچہ ان موضوعات پر دو درجن سے زائد کتب و مقالات اس کی یادگار ہیں۔ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام میں ان کے متعدد مقالے شامل اشاعت ہیں۔ احوال و آثار کے لیے دیکھیے: A. K. Irvine, "Obituary: Professor Alfred Felix Landon Beeston 1911-1905", *Bulletin of the School of Oriental and African Studies*, Vol. 60, No. 1 (1997), pp. 117-123.

۵۹) ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس کے جواب میں لکھا: '' a potiori اور a posteriori کا ترجمہ جامعۂ عثمانیہ میں ''اولیاتی نقطۂ نظر سے'' اور ''آخریاتی نقطۂ نظر سے'' ہوا تھا۔ اصول فقہ اور کلام کی پرانی کتابوں میں میرے حد علم میں ''دلیل انی'' اور ''دلیل لمی'' کی اصطلاحیں برتی جاتی ہیں (ان اور لم کے جواب میں، جو پہلی صورت میں بحث قبل وقوعِ حادثہ اور دوسری صورت میں بعدِ وقوعِ حادثہ کے مسائل کے متعلق ہے)''۔ محمد حمید اللہ بہ نام پروفیسر محمد شفیع، محررہ۔ ۲۳ شعبان المعظم ۱۳۷۵ھ/ [۵ اپریل ۱۹۵۶ء]۔

۶۰) خان بہادر میاں افضل حسین (مارچ ۱۸۸۹۔ یکم نومبر ۱۹۷۰ء)، دو بار پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے (۱۹۳۸۔۱۹۴۴ء؛ ۱۹۵۴۔۱۹۵۸ء)۔

۶۱) سب سے پہلے اس نوع کی اعرابی اعلامات دارالترجمہ حیدرآباد دکن کی طرف سے اپنی مطبوعات کی طباعت میں اختیار کی گئیں۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے یورپی زبانوں کے الفاظ و اسماء کے تلفظ کی ضروریات کی غرض سے اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی طباعت کے سلسلے میں چند نئی اعرابی علامات تجویز کی تھیں۔ چنانچہ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کی طباعت کے آغاز ہی سے یہ علامات بروئے کار لائی گئیں۔

۶۲) ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے اس لفظ کے معنی کے بیان میں لکھا: ''لاطینی اصطلاح کے متعلق اپنی خطا کا اعتراف کرتے ہوئے معافی چاہتا ہوں۔ جس وقت (۲۳ شعبان کو) خط لکھا تھا، میں پاؤں میں درد کی وجہ سے کتب خانہ نہ جا سکتا تھا اور میں نے خیال کیا کہ شاید ٹائپسٹ نے سہوِ طباعت سے a potiori لکھ دیا ہے اور یہ کہ جناب کو اس کا مفہوم نہیں بلکہ اس کا اردو مترادف مطلوب

ہے۔ a potiori عام طور پر لغتوں میں نہیں ملتا۔ میں نے کل ہی ایک لاطینی کے استاد سے پوچھا تو اس نے کہا کہ کسی نے یہ اصطلاح گھڑ لی ہے جو غلط نہیں ہے اور جو a fortiori کے ہم معنی ہے (یعنی بطریقِ اولیٰ)''۔ دیکھیے محمد حمید اللہ بہ نام پروفیسر محمد شفیع محررہ ۲۴ اپریل ۱۹۵۶ء۔

۶۳) مصری ایڈیشن سے مراد انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائیڈن) کا عربی ایڈیشن مراد ہے جو دائرۃ المعارف الاسلامیۃ کے نام سے ۱۴ جلدوں میں (مادہ ''الصین'' تک) قاہرہ سے شائع ہوا۔

۶۴) العقد الفرید کا اشاریہ (مرتبۂ پروفیسر محمد شفیع) مراد ہے۔ پروفیسر محمد شفیع نے ابن عبدربہ (۸۶۰-۹۴۰ء) کی تالیف العقد الفرید کا اشاریہ مرتب کیا تھا، جو Analytical Indices to the Kitab al-'Ikd al-Farid of Ahmad Ibn Muhammad Ibn 'Abd Rabbihi (Cairo edition, A. H. 1321) کے نام سے باپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سے طبع ہو کر پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بسلسلۂ مطبوعاتِ شرقیہ، دو جلدوں میں شائع ہوا (جلد اول، ۱۹۳۵ء، ۱۰۴۰ صفحات؛ جلد دوم، ۱۹۳۷ء، ۲۱۲ صفحات)۔

۶۵) ممتاز جرمن مستشرق کارل بروکلمان (Carl Brockelmann) (۱۸۶۸-۱۹۵۶ء) کی تالیف تاریخ ادبیات عربی *Geschichte der arabischen Litteratur (GAL)* (ابتدائی ۲ جلدیں، لائپزگ ۱۸۹۸-۱۹۰۹ء، نظر ثانی شدہ ایڈیشن ۱۹۴۳-۱۹۴۹ء؛ تکملہ ۳ جلدیں ۱۹۳۷-۱۹۴۲ء) کی طرف اشارہ ہے۔ جس میں مصنف نے پہلی صدی ہجری سے لے کر ۱۹۴۸ء تک اسلامی و عربی علوم و فنون پر مسلمان مؤلفین کی تصانیف (مخطوطات) کے بارے میں معلومات فراہم کی ہیں۔

۶۶) مصعب بن عبداللہ الزبیری کی تالیف نسب قریش جسے فرانسیسی مستشرق لیوی پروان سال (۱۸۹۴-۱۹۵۶ء) (Évariste Lévi-Provençal)، نے ایڈٹ (تحقیق و تصحیح) کے بعد مصر سے شائع کرایا (قاہرہ: دارالمعارف، ۱۹۵۳ء)۔

۶۷) داود راہبر (۱۹۲۶-۲۰۱۳ء) ابن پروفیسر شیخ محمد اقبال (۱۸۹۴-۱۹۴۸ء، سابق پروفیسر و صدر شعبۂ فارسی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور) نے گورنمنٹ کالج لاہور سے بی اے، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج سے ایم اے کا امتحان پاس کیا (۱۹۴۷ء)۔ کیمبرج یونیورسٹی سے علوم شرقیہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی (۱۹۵۳ء)۔ ۱۹۵۳ء میں پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ علوم اسلامیہ میں لیکچرار مقرر ہوئے جہاں تقریباً ایک سال تک تدریس کی خدمت انجام دی۔ ۳۷ سال تک غیر ملکی جامعات: میکگل یونیورسٹی (مانٹریال، کینیڈا)، انقرہ یونیورسٹی (کلیۂ ادبیات)، کے علاوہ ہارٹ فورڈ سیمینری اور بوسٹن یونیورسٹی کے شعبۂ مذہب و دینیات (ریلیجن وتھیالوجی) (۱۹۶۹ء-۱۹۹۱ء) وغیرہ میں تدریس کی خدمت پر مامور رہے۔ ایک زمانے میں داؤد راہبر کی اسلام سے برگشتگی اور قبولِ مسیحیت کا چرچا بھی رہا۔ اورینٹل کالج کے ایک سابق استاذ پروفیسر ابواللیث صدیقی نے اپنی خود نوشت آپ بیتی میں لکھا ہے: ''پنجاب یونیورسٹی اور اورینٹل کالج سے مسلک ہوا تو داؤد راہبر صاحب سے

پھر اکثر ملاقاتیں ہوتیں، پھر پتہ چلا کہ وہ ترکی میں اردو پڑھانے چلے گئے۔۔۔ بعض ذریعوں نے بتایا کہ وہ عیسائی ہو گئے اور میک گل یونیورسٹی سے وابستہ ہو گئے۔ اگر یہ بیان درست ہے تو بڑا المیہ ہے''۔ ابواللیث صدیقی، رفت و بود (خودنوشت سوانح عمری) (کراچی: ادارۂ یادگارِ غالب، ۲۰۱۱ء)، ص ۳۸۵۔ داؤد راہبر سے متعدد انگریزی تالیفات یادگار ہیں: God of Justice: Study in the Ethical Doctrine of the Qur'an، لائیڈن (ای جے برل، ۱۹۶۰ء)؛ Memories and Meanings، خودنوشت سرگزشتِ حیات (بوسٹن ۱۹۸۵ء)؛ اردو غزلوں کے ایک انتخاب کا انگریزی ترجمہ The Cup of Jamshid: A Collection of Original Ghazal Poetry (میساچوسٹس ۱۹۷۴ء)؛ اور مرزا غالب کے خطوط کا انگریزی ترجمہ (نیویارک: سٹیٹ یونیورسٹی نیویارک پریس، ۱۹۸۷ء)۔ انگریزی مضامین کا ایک مجموعہ محمد اکرام چغتائی نے مرتب کر کے لاہور سے شائع کیا ہے (Dr. Daud Rahbar (1926-2013): His English Writings، لاہور: کوآپرا، ۲۰۱۵ء)۔ احوال و آثار اور افکار و خیالات کے لیے دیکھیے: محمد اکرام چغتائی، حوالۂ مذکورہ، خصوصاً مقدمہ (ص ۹۔۱۴)، اور تاثراتی مضامین (ص ۴۴۳۔۴۶۹)۔

داؤد راہبر کا شمارہ تجدد پسند دانش وروں کے زمرے میں ہوتا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقدہ بین الاقوامی مجلس مذاکرہ میں ایک مقالہ بعنوان پڑھا تھا (۲ جنوری ۱۹۵۸ء)، جس میں وحی کے تصور سے متعلق ایسے خیالات و آراء کا اظہار کیا تھا کہ مذاکرہ میں موجود علماء نے سخت ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا، چنانچہ یہ مقالہ مطبوعہ روداد میں شامل نہیں کیا گیا۔ بعدازاں ہارٹ فورڈ سیمنری کے مجلّہ The Muslim World، میں شائع ہوا۔ دیکھیے: Daud Rahbar, "The Challenge of Modern Ideas and Social Values to Muslim Society", *The Muslim World*, Vol. XLVIII (48): 4 (1958), pp. 274-285.

۶۸) پروفیسر داود راہبر فارسی اور انگریزی پر عبور رکھتے تھے۔ گمان غالب یہی ہے کہ انقرہ یونیورسٹی کے کلیۂ الٰہیات میں انگریزی میں درس دیتے ہوں گے۔

۶۹) پروفیسر زکی ولیدی کا عطوفت نامہ، مخزونۂ شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ۔

۷۰) شیخ محمد اشرف برعظیم پاکستان و ہند کے معروف ناشر انگریزی اسلامی مطبوعات۔ انھوں نے انگریزی میں تراجم قرآنی، اسلامی تاریخ و تہذیب، فلسفہ، تصوف، کلام پر گراں قدر ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ بہت محدود تعداد میں اردو کتب بھی شائع کیں، جن میں مولانا الیاس برنی کی قادیانی مذہب اور علامہ وحید الزمان کا ترجمۂ قرآن وغیرہ شامل ہیں۔

۷۱) یہ تعلیقہ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ میں شامل نہیں ہو سکا بلکہ اس کے بجائے جوزف شاخت کے مقالہ کا اردو ترجمہ شامل کیا گیا (دیکھیے جلد ۲، ص ۴۶۔۴۷)۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا تالیف کردہ یہ تعلیقہ جو دراصل ایک مکتوب کی صورت میں ہے رؤسائے شعبۂ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ کے نام محمد حمید اللہ کے مکتوبات کے مجموعہ میں شامل کیا جا رہا ہے۔

۷۲) دیکھیے: عبدالعزیز المیمنی الراجکوتی (م ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء) (مرتب)، النتف من شعر ابن رشیق و زمیلہ ابن

شرف القیروانیین (قاہرہ:مطبعۃ السلفیۃ ومکتبھا،۱۳۴۳ھ)،ص۴۔۵۔

۷۳) ان دنوں ڈاکٹر محمد حمیداللہ رسالۃ فی الشعاعات للکندی کی تحقیق وتصحیح میں مشغول تھے اور اسی غرض سے پروفیسر محمد شفیع سے مشورے کے طالب ہوئے تھے۔ محمد حمیداللہ کی تحقیق وتصحیح کے بعد یہ رسالہ تونس کے مجلّہ العلم میں بالاقساط (۱۹۷۲۔۱۹۷۳ء) چھپا۔

۷۴) ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے معروف فرانسیسی مستشرق لوئس ماسینوں (۱۸۸۳۔۱۹۶۲ء)، کے مجلّے کے لئے پاکستان کی علمی وفکری سرگرمیوں سے متعلق ایک نوٹ کی فرمائش کی تھی۔ مدیر پاکستان کی علمی سرگرمیوں سے متعلق ایک رپورٹ کی اشاعت میں دلچسپی رکھتے تھے۔ ماسینوں کے احوال وآثار کے لیے دیکھیے: Jacques Waardenburg, "Louis Massignon (1883-1962) as a Student of Islam", *Die Welt des Islams*, New Series, Vol. 45, Issue 3 (2005), pp. 312-342.

۷۵) ابن رشیق کے مذکورہ اشعار کے لیے دیکھیے: المنتف من شعر ابن رشیق و زمیلہ ابن شرف القیروانیین (مرتبہ: ابوالبرکات عبدالعزیز المیمنی) (قاہرہ: المطبعۃ السلفیۃ، ۱۹۳۴ء)، قافیۃ الھمزاء'' ص۵۔

۷۶) انڈکس عقد، دیکھیے اوپر حاشیہ ۶۴۔

۷۷) کراچی میں مقیم مکتوب الیہ کے ایک قریبی رشتہ دار۔

۷۸) اس فرمائش پر عمل درآمد نہیں ہوسکا۔ اردو دائرۂ معارفِ اسلامیہ (جلد ۱۱،ص میں مرغوب احمد توفیق کا مقالہ (ص ۲۳۳۔۲۴۰) اور عبدالقادر کا تعلیقہ (ص ۲۴۰۔۲۴۱) شامل اشاعت ہے۔

۷۹) بیگم نازرو سے متعلق دیکھیے اوپر حاشیہ ۵۷۔

۸۰) ڈاکٹر صاحب نے "hybris" کے متعلق لکھا: ''hybris کے متعلق میں نے انسائیکلوپیڈیا کے فرانسسی اڈیٹر سے پوچھا، یہ حضرت بھی کورے نکلے (تا بہ بندہ چہ رسد!)۔ پھر میں نے مؤلفِ مضمون کو، جو جرمن یہودی ہیں، خط لکھا، مگر تا حال جواب نہ ملا۔ کوئی مستند چیز آئندہ معلوم ہو تو ضرور عرض کروں گا۔ میری چھوٹی سی یونانی لغت میں اس لفظ کے معنی ہیں: کسی بھی چیز (مثلاً غصہ وغیرہ) کی زیادتی۔ دیکھیے: ڈاکٹر محمد حمیداللہ بہ نام پروفیسر محمد شفیع محررہ ۱۷ستمبر ۱۹۵۶ء/صفر ۱۳۷۶ھ، زیر طبع۔

۸۱) یہ تینوں کتابیں ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے ایڈٹ کر کے شائع کرائیں۔ کتاب الذخائر والتحف (القاضی الرشید)، صلاح الدین المنجد کے مقدمے کے ساتھ کویت سے شائع ہوئی (دائرۃ المطبوعات والنشر، ۱۹۵۹ء)۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: محمد حمیداللہ، القاضی الرشید مؤلف کتاب الذخائر والتحف''، معارف (اعظم گڑھ)، مئی ۱۹۶۴ء۔؛ الوثائق السیاسیۃ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ، جیسا کہ نام سے ظاہر ہے عہد نبوی اور عہد خلافت راشدہ کی دستاویزات کا مجموعہ ہے، جو ڈاکٹر محمد حمیداللہ نے یورپ اور عرب ممالک کے کتب خانوں سے دریافت کر کے ایڈٹ کیں

(الطبعۃ الرابعۃ، بیروت: دارالنفائس،۱۹۸۳ء)؛ انســاب الاشـراف للبلاذری کا وہ حصہ جو سیرت النبی سے متعلق ہے ایڈٹ کر کے شائع کیا (القاہرہ: دارالمعارف،۱۹۵۹ء)۔

۸۲) پروفیسر محمد شفیع کے سفر روم واستانبول (تا ۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء) سے متعلق تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا۔ افسوس کہ پروفیسر مرحوم کی شخصی مثل میں سے متعلقہ اوراق مفقود پائے گئے۔

۸۳) اصول لغۃ سے متعلق بات صاف نہیں ہوسکی۔ غالبًا اصول فقہ مراد ہے، جس سے متعلق ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے ایک مقالہ مرتب کر کے ارسال کیا تھا۔